THU.22.May.2025

VOLUME:20 NO:124

Mob:8055362952

Price: 3=00

Pages=4

waraquetaza.com

waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ناندیڑ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935

ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعرات 22/ مئی 2025

جلد: 20 شمارہ: 124

23/ ذی العقدہ 1446ھ

قیمت 00=3 روپے

صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

waraquetazadaily@rediffmail.com–Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in

HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)

اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

بہار اسمبلی انتخاب کے پیش نظر کانگریس نے اپنی پہلی گارنٹی کا کیا اعلان

خواتین کو ماہانہ 2500 روپے ملیں گے

پٹنہ: 21/ مئی (ایجنسیز) بہار میں رواں سال کے آخر تک اسمبلی انتخاب ہونا ہے، اور سبھی پارٹیوں نے اس تعلق سے تیاریاں شروع بھی کر دی ہیں۔ کانگریس نے بھی بہار میں اپنی پرانی پہچان حاصل کرنے کے مقصد سے میٹنگوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ آج ایک پریس کانفرنس کے دوران کانگریس نے اپنی پہلی گارنٹی 'مائی بہن مان یوجنا' کا اعلان بھی کر دیا۔ اس کے تحت بہار کی خواتین کو ماہانہ 2500 روپے دیے جائیں گے۔ کانگریس ریاستی دفتر صداقت آشرم میں منعقد ایک پریس کانفرنس کے دوران آل انڈیا مہیلا کانگریس کی صدر الکا لامبا اور بہار کانگریس صدر راجیش کمار نے اس گارنٹی کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ بہار میں مہاگٹھ بندھن کی حکومت بننے پر ضرورت مند خواتین کے لیے 'مائی بہن مان یوجنا' نافذ کیا جائے گا، اور ہر ماہ 2500 روپے کا اعزازیہ فراہم کیا جائے گا۔ کانگریس نے اس گارنٹی سے متعلق ایک پوسٹر بھی جاری کیا ہے جس میں رجسٹریشن کے لیے ایک 'مسڈ کال نمبر' دیا گیا ہے۔ پوسٹر میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ "مہاگٹھ بندھن حکومت بننے کے بعد ضرورت مند خواتین کو بطور اعزازیہ 2500 روپے ماہانہ دیا جائے گا۔" الکا لامبا نے اس گارنٹی سے متعلق بھروسہ دلاتے ہوئے کہا کہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو 2500 روپے خواتین کو مل جائیں گے۔ اس منصوبہ سے فائدہ اٹھانے کے لیے ایک مسڈ کال اور کچھ اہم تفصیلات کی ضرورت ہوگی اور یہ سب کرنے کے بعد ان کا رجسٹریشن ہو جائے گا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ "مجھے اس بات کی بے حد خوشی اور فخر ہے کہ بہار کانگریس صدر نے پہلی گارنٹی میں خواتین کے لیے اعلان کیا ہے۔" بہار کانگریس صدر راجیش کمار نے بھی پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ انھوں نے بتایا کہ اس منصوبہ کے ذریعہ خواتین کو مضبوط بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ ساتھ ہی انھوں نے مطلع کیا کہ مہاگٹھ بندھن کی سبھی پارٹیاں اپنی سطح پر لوگوں سے جڑنے کا کام کر رہی ہیں۔ اس منصوبہ کو مہاگٹھ بندھن کی کوآرڈینیشن کمیٹی کی میٹنگ میں ہی منظوری دی گئی ہے۔ 'مائی بہن مان یوجنا' کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے راجیش کمار نے کہا کہ "ہم خواتین کی معاشی کامیابی کے لیے پرعزم ہیں۔ اسی کے تحت بہار میں مہاگٹھ بندھن کی حکومت بننے پر ہم ریاست کی خواتین کے لیے ہر مہینے 2500 روپے کی گارنٹی کا اعلان کر رہے ہیں۔" انھوں نے مزید کہا کہ "جن ریاستوں میں کانگریس کی حکومت ہے، وہاں ایسا منصوبہ پہلے سے ہی چل رہا ہے۔ ایسا منصوبہ کرناٹک میں سب سے پہلے شروع ہوا اور ہماچل پردیش اور جھارکھنڈ میں بھی یہ بہتر انداز میں جاری ہے۔" بی جے پی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے بہار کانگریس صدر نے کہا کہ "گزشتہ انتخاب میں بی جے پی نے بہار کی عوام سے ایسا ہی وعدہ کیا تھا، لیکن جب ان کی حکومت بنی تو انھوں نے اسے نافذ کرنے سے منع کر دیا۔ لیکن کانگریس جو کہتی ہے وہ کر کے دکھاتی ہے۔" مثال پیش کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ "آپ کرناٹک، ہماچل اور اتراکھنڈ میں دیکھ سکتے ہیں۔ ہم خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے لگاتار کام کر رہے ہیں۔"

سپریم کورٹ سے پروفیسر علی خان کو عبوری ضمانت، جانچ کے لیے ایس آئی ٹی تشکیل

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے بدھ 21 مئی کو اشوکا یونیورسٹی کے پروفیسر علی خان محمود آباد کو سوشل میڈیا پر آپریشن سندور※ کے بارے میں پوسٹ کرنے کے معاملے میں درج ایف آئی آر کے تحت عبوری ضمانت دے دی۔ وہ 18 مئی سے پولیس حراست میں تھے۔ عدالت نے ضمانت تو دی، مگر تفتیش پر روک لگانے سے انکار کیا۔ عدالت نے ہریانہ کے ڈی جی پی کو 24 گھنٹے کے اندر ایک خصوصی تفتیشی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دینے کا حکم دیا ہے۔ اس ٹیم میں آئی جی رینک کا ایک افسر سربراہ ہوگا، جبکہ دیگر دو ارکان ایس پی رینک کے ہوں گے۔ ٹیم میں ایک خاتون افسر کی موجودگی بھی لازمی قرار دی گئی ہے۔ عدالت نے یہ واضح کیا کہ اس ٹیم کے ارکان ہریانہ یا دہلی سے تعلق نہ رکھتے ہوں۔ عدالت نے عبوری ضمانت کی شرط کے طور پر پروفیسر علی خان کو سوشل میڈیا پر معاملے سے متعلق کوئی بھی پوسٹ کرنے، یا ہندوستان میں دہشت گرد حملوں یا فوجی جوابی کارروائیوں پر اظہارِ رائے سے روکتے ہوئے تفتیش میں مکمل تعاون کی ہدایت دی۔ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس این کے سنگھ پر مشتمل بنچ نے واضح کیا کہ یہ ضمانت صرف تفتیش میں سہولت کے لیے دی گئی ہے۔ دورانِ سماعت جسٹس کانت نے پروفیسر کی سوشل میڈیا پوسٹ پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایسی رائے کو ڈاگ وسلنگ※ کہا جاتا ہے، جو بظاہر نرم لیکن اندرونی طور پر اشتعال انگیز ہوتی ہے۔ جسٹس کانت نے کہا کہ ہر کسی کو اظہارِ رائے کا حق ہے، مگر حساس وقت پر الفاظ کا انتخاب اہم ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک ایک بڑے چیلنج سے گزر رہا ہے، ایسے وقت میں سستی مقبولیت کے لیے بیان بازی مناسب نہیں۔

وقف اسلام کا لازمی حصہ نہیں

سپریم کورٹ میں سالیسٹر جنرل تشار مہتا کی دلیل

نئی دہلی: وقف ترمیمی قانون کے خلاف سپریم کورٹ میں آج دوسرے جاری سماعت میں سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے وقف ترمیمی قانون کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ یہ قانون اسلام سے منسلک ضرور ہے لیکن اسلام کا لازمی حصہ نہیں ہے لہذا وقف ترمیمی قانون کے کچھ نکات پر جاری روک کو ختم کیا جائے۔ سپریم کورٹ نے تین گھنٹے سے زیادہ وقت تک حکومت کی طرف سے وقف ترمیمی قانون 2025 پر کسی بھی شق پر روک کی مخالفت کرنے والی دلیلیں سنیں۔ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جی آئی) بی آر گوئی اور جسٹس اے جی مسیح نے یہ دلیلیں سنیں۔ سالیسٹر جنرل تماشار مہتا نے بحث کی شروعات کرتے ہوئے دلیل دی کہ اس ایکٹ کے بارے میں مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کی طرف سے تفصیلی غور کیا گیا تھا، جس نے ملک بھر کے لیے مختلف اسٹیک ہولیڈر سے بات چیت کی۔

"اس کے بارے میں کہ وقف ترمیمی قانون میں کہا گیا ہے کہ جائیداد کو وقف املاک کے طور پر نہیں سمجھا جائے گا" جب تک کہ ایک نامزد افسر اس بات کی انکوائری مکمل نہیں کرتا کہ آیا یہ سرکاری اراضی پر تجاوزات کر رہی ہے۔ اس کے بارے میں مہتا نے کہا کہ اس شرط کا مطلب صرف یہ ہے کہ ریونیو ریکارڈ میں اندراج کیا جائے گا، اور کہا کہ ٹائٹل کا سوال صرف عدالت ہی طے کرے گی۔ لہذا، اس دلیل کی کوئی بنیاد نہیں ہے کہ حکومت یکطرفہ طور پر وقف اراضی پر قبضہ کر سکتی ہے۔ چیف جسٹس گوئی نے کہا کہ جو تصویر پیشکی جارہی ہے وہ ہے جب کلکٹر انکوائری شروع کرتا ہے، اس کا وقف ہونا بند ہو جاتا ہے اور ایک بار انکوائری مکمل ہو جاتی ہے، جائیداد پر قبضہ کر لیا جائے گا۔" سالیسٹر جنرل نے کہا کہ یہ "جھوٹی اور گمراہ کن داستان ہے۔" "ریونیو حکام فیصلہ کرتے ہیں کہ آیا یہ سرکاری زمین ہے یا نہیں۔ لیکن یہ صرف ریونیو ریکارڈ کے مقصد کے لیے ہے۔ وہ ٹائٹل کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ یہ حتمی نہیں ہے۔ 3 سی کے تحت افسر کی طرف سے کی جانے والی مشق کا واحد نتیجہ ریونیو ریکارڈ کو درست کرنے تک محدود رہے گا۔ میں نے یہ حلف نامہ پر کہا ہے"۔ عرضی گزاروں نے ایکٹ کے سیکشن 3 سی کے ضابطے کے بارے میں خدشات کا اظہار کیا تھا، جس میں کہا گیا ہے کہ "جائیداد کو وقف املاک کے طور پر نہیں مانا جائے گا" جب تک کہ ایک نامزد افسر اس بات کی تحقیقات مکمل نہیں کرتا کہ آیا یہ سرکاری اراضی پر تجاوزات کر رہی ہے۔ اس کے بارے میں مہتا نے کہا کہ اس شرط کا مطلب صرف یہ ہے کہ ریونیو ریکارڈ میں اندراج کیا جائے گا، اور کہا کہ عنوان کا سوال صرف عدالت ہی طے کرے گی۔ لہذا، اس دلیل کی کوئی بنیاد نہیں ہے کہ حکومت یکطرفہ طور پر وقف اراضی پر قبضہ کر سکتی ہے۔ سالیسٹر جنرل نے کہا کہ "صرف نتیجہ یہ ہے کہ ریونیو ریکارڈ درست کیا جائے گا...... ان کی طرف سے دہرائی جانے والی دلیل یہ ہے کہ یہ شق وقف کے تھوک پر قبضے کی اجازت دیتی ہے، یہ گمراہ کن ہے۔ نامزد افسر جائیداد کا حتمی تعین نہیں کر رہا ہے۔ صرف ریونیو ریکارڈ کو اپ ڈیٹ کیا جائے گا۔ صرف ریونیو ریکارڈ کے ذریعے یہ بات سامنے آئے گی کہ جائیداد متاثرہ فریقین کے لیے حتمی طور پر کھلے گی...... ٹائٹل کے تعین کا فیصلہ ٹریبونل یا ہائی کورٹس کے ذریعہ اپیل میں کیا جائے گا"

کورونا وائرس کی ہندوستان میں ایک بار پھر دستک، سب سے زیادہ کیسس مہاراشٹرا میں رپورٹ

جہاں گزشتہ ہفتے کی 12 کی تعداد بڑھ کر 56 تک جا پہنچی ہے پیر تک ملک میں مجموعی طور پر کم از کم 257 فعال کوویڈ کیسز ریکارڈ ہوئے ہیں، جن میں مہاراشٹر دوسرے نمبر پر ہے۔ سب سے زیادہ 95 فعال کیسز کیرالہ میں رپورٹ ہوئے جہاں ایک موت بھی واقع ہوئی ہے۔

برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے سینئر عہدیداروں نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ ممبئی میں کوویڈ کے معاملات میں اضافہ ہوا ہے۔ بی ایم سی کی ایگزیکٹیو ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر دکشا شاہ کے مطابق کیسز میں اضافہ ہوا ہے، لیکن تعداد کم ہے اور فی الحال کسی قسم کی تشویش کی ضرورت نہیں ہے۔

حال ہی میں KEM اسپتال میں دو اموات رپورٹ ہوئیں، جن میں ایک 14 سالہ لڑکی اور ایک 54 سالہ خاتون شامل ہیں۔ کچھ رپورٹس کے مطابق ان اموات کو کووڈ 19 سے جوڑا گیا ہے۔ تاہم بی ایم سی نے پیر کو واضح کیا کہ دونوں مریضوں کی اموات ہائپوکالسیمک

کورونا کے نئے ویرینٹ سے دنیا بھر میں تشویش

دنیا میں ایک بار پھر کورونا کے معاملے بڑھنے لگے ہیں۔ اس سے ہر طرف تشویش کا ماحول ہے۔ سنگاپور اور ہانگ کانگ میں افراتفری جیسی صورت حال ہے۔ سنگاپور میں یکم مئی سے 19 مئی کے درمیان 3000 مریض سامنے آئے ہیں۔ اپریل کے آخری ہفتے تک یہ تعداد 100,11 تھی۔

چھتیس گڑھ میں سلامتی دستوں کی بڑی کارروائی،

1 کروڑ کا انعامی سمیت 30 نکسلی ڈھیر، سرچ آپریشن جاری

چھتیس گڑھ کے نارائن پور ضلع میں نکسلیوں کے خلاف سلامتی دستوں کا بڑا آپریشن جاری ہے۔ اطلاع کے مطابق جوانوں نے نکسلیوں کے ایک بڑے گروپ کو گھیر لیا جس میں کئی بڑے کمانڈر بھی شامل ہیں۔ صبح سے ہو رہی فائرنگ میں اب تک 30 سے زائد نکسلیوں کے مارے جانے کی خبر ہے۔ اس تصادم میں فوج کا ایک جوان بھی شہید ہو گیا ہے۔ تصادم ابوجھماڑ کے جاٹلور علاقے میں چل رہا ہے۔ سلامتی دستوں نے اب تک اس کارروائی میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ نارائن پور کے ایس پی پربھات کمار کے مطابق نکسلیوں کے ماڑ ڈویژن کے بڑے کیڈر کی اطلاع ملنے پر ڈی آر جی نارائن پور، دنتے واڑہ، بیجا پور اور کونڈا گاؤں کے ابوجھماڑ میں آپریشن چلایا گیا۔ بدھ کی صبح سے تصادم جاری ہے۔ وزیر داخلہ نے تصدیق کی ہے کہ اس کارروائی میں ملک بھر کی ایجنسیوں کو جس بڑے نکسلی رہنما کیشو راؤ عرف بسوراج کی طویل عرصے سے تلاش تھی وہ مارا گیا ہے۔ بسوراج نکسلیوں کا جنرل سکریٹری تھا اور اس پر ایک کروڑ روپے کے انعام کا بھی اعلان تھا۔ فی الحال علاقے میں تلاشی مہم جاری ہے اور سیکورٹی فورسز جنگل میں سرچ آپریشن کو انجام دے رہی ہے۔ افسروں کا کہنا ہے کہ جب تک تلاشی پوری نہیں ہو جاتی، ضبط کیے گئے اسلحہ اور دیگر سامان کی تفصیلات ساجھا نہیں کی جا سکتی۔ یہ تاریخی کارروائی ڈسٹرکٹ ریزرو گارڈ (ڈی آر جی) کے جوانوں نے انجام دی۔ ڈی آر جی کی اس کامیابی کو نکسل مخالف مہم کی سمت میں ایک بڑی حصولیابی مانا جا رہا ہے۔ جس نکسلی رہنما کی تلاش پورے ملک کی سیکورٹی ایجنسیوں کو تھی اسے مار گرا کر سلامتی دستوں نے ایک اہم کارنامہ انجام دیا ہے۔

اب امریکہ میں آن لائن فحش مواد شیئر کرنا ہوگا غیر قانونی،

'ٹیک اِٹ ڈاؤن ایکٹ' پر ٹرمپ نے کیے دستخط

آن لائن فحش مواد پر نکیل کسنے اور بچوں پر اس کے منفی اثرات کو روکنے کے مقصد سے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے پیش قدمی کر دی ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے ایک اہم قانون 'ٹیک اِٹ ڈاؤن ایکٹ' پر اپنے دستخط کر دیئے۔ یہ قانون امریکہ کے پہلے نئے وفاقی قوانین میں سے ایک ہے جس کا مقصد اے آئی سے پیدا مواد سے ہونے والے ممکنہ نقصانات کو دور کرنا ہے۔ امریکہ کی فرسٹ لیڈی میلانیہ ٹرمپ سے حمایت حاصل اس قانون کو تاریخی مانا جا رہا ہے۔ اس کے تحت اب بغیر کسی اجازت کے فحش تصویریں نشر کرنا غیر قانونی مانا جائے گا۔ سی این این کی رپورٹ کے مطابق اس قانون کے نافذ ہونے کے بعد اگر کوئی کسی کو بغیر اس کی اجازت کے آن لائن-اصل یا اے آئی سے بنی فحش تصویریں شیئر کرتا ہے یا آن لائن پوسٹ کرتا ہے تو اسے غیر قانونی مانا جائے گا اور ایسی تصویروں کے بارے میں مطلع کیے جانے کے 48 گھنٹوں کے اندر تکنیکی پلیٹ فارم سے انہیں ہٹانا ضروری ہوگا ورنہ کارروائی ہوگی۔ اس سلسلے میں وائٹ ہاؤس نے اپنے 'ایکس' پوسٹ میں لکھا، "آج روز گارڈن میں صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے 'ٹیک اِٹ ڈاؤن ایکٹ' پر دستخط کر کے اسے قانون بنا دیا۔ فرسٹ لیڈی میلانیہ ٹرمپ کے ذریعہ حمایت حاصل ایک تاریخی قانون۔ ہمیں اپنے بچوں کا تحفظ کرنا چاہیے۔" میلانیہ ٹرمپ نے بھی 'ایکس' پر پوسٹ کرتے ہوئے لکھا، "آج 'ٹیک اِٹ ڈاؤن ایکٹ' کے توسط سے ہم اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ ہمارے بچوں کی بھلائی ہمارے کنبہ اور امریکہ کے مستقبل کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ مجھے یہ کہتے ہوئے فخر ہو رہا ہے کہ 'بی بیسٹ' (سب سے بہتر بنو) کے اقدار ملک کے قانون میں نظر آئیں گے"۔ قابل ذکر ہے کہ حالیہ برسوں میں مشہور پاپ گلوکارہ ٹیلر سوئفٹ سے لے کر الیکزینڈریا اوکاسیو-کورٹیز اور امریکہ کی ہائی اسکول کی لڑکیاں غیر اجازت والے فحش ڈیپ فیک کی شکار ہوئی ہیں۔ امریکہ ہی نہیں پوری دنیا کے لوگ اس طرح کے ویڈیوز اور تصاویر سے پریشان ہیں۔ فحش ڈیپ فیک میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) کا استعمال کر کے کسی بھی شخص کے چہرے کو برہنہ جسم کے ساتھ جوڑ دیا جاتا ہے۔ سی این این کے مطابق اس قانون سے جہاں ایک طرف 'پورن' اور غیر اجازت والے اے آئی سے بنی فحش تصویروں سے متاثرین کو راحت ملے گی وہیں دوسری طرف ان تکنیکی پلیٹ فارمس کے لیے جوابدہی بھی بڑھے گی جہاں اس طرح کی اشیا شیئر کی جاتی ہے۔ اس طرح کی سرگرمیوں میں شامل پلیٹ فارمس پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

غزہ میں حالات بد سے بدتر ہو رہے، آئندہ 48 گھنٹوں میں بھوک کے سبب دم توڑ سکتے ہیں 14000 بچے، اقوام متحدہ نے کیا متنبہ

غزہ میں بھوک کی وجہ سے دم توڑ رہے بچوں کی تعداد کے متعلق اقوام متحدہ نے بے حد خطرناک تنبیہ دی ہے۔ اقوام متحدہ کے انسانی امور کے سربراہ ٹام فلیچر نے کہا کہ اگر اگلے 48 گھنٹوں میں فوری مدد فراہم نہ کی گئی تو 14000 بچوں کی جان جا سکتی ہے۔ 'بی بی سی' کو دیے گئے ایک انٹرویو میں فلیچر نے کہا کہ حالات اب اتنے بد سے بدتر ہو چکے ہیں کہ اگر بروقت مدد نہ ملی تو یہ بحران نسل کشی میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ فلیچر نے اس حوالے سے مزید کہا کہ اتوار (19 مئی) کو اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو نے بین الاقوامی دباؤ کے بعد غزہ پر 11 ہفتوں سے جاری امدادی سامان کی ناکہ بندی میں معمولی نرمی کا اعلان کیا تھا۔ اس کے باوجود پیر (20 مئی) کو صرف 5 ٹرک غزہ میں داخل ہو سکے۔ انہوں نے اسے سمندر میں ایک بوند قرار دیتے ہوئے کہا کہ اتنے محدود وسائل کے ذریعہ 20 لاکھ سے زائد لوگوں کی ضروریات پوری کرنا ناممکن ہے۔ ٹام فلیچر کے مطابق جن ٹرکوں کو غزہ بھیجا گیا وہ اب بھی سرحد کی دوسری جانب رکے ہوئے ہیں اور عام لوگوں تک نہیں پہنچ سکے ہیں۔ ان میں بنیادی طور پر بچوں کے کھانے کے سامان لوڈ تھے، جو ابھی تک ان بچوں کے پاس نہیں پہنچ سکے جن کی زندگیاں خطرے میں ہیں۔ حالات اس قدر بگڑ چکے ہیں کہ امدادی سامان غزہ میں ہونے کے باوجود استعمال میں نہیں آ رہے ہیں۔

غزہ فی الحال ایک شدید انسانی بحران سے گزر رہا ہے۔ پانی، بجلی، دوا اور کھانے جیسی بنیادی ضرورتیں تقریباً ختم ہو چکی ہیں۔ اسپتالوں میں جگہ نہیں ہے، ہزاروں بچے بھوک اور غذائی قلت کی وجہ سے تڑپ رہے ہیں۔ اقوام متحدہ نے اسے انسانوں کا پیدا کردہ بحران قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اسے مکمل طور سے روکا جا سکتا ہے، اگر عالمی برادری دباؤ بنا کر فوری طور پر امدادی سامان پہنچانے کا انتظام کرے۔

تب میں اور بھی مضبوط ہو کر سامنے آؤں گی۔" میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ پورا معاملہ بنگلہ دیش کی راجدھانی ڈھاکہ میں طالب علم پر ہوئے ایک حملہ سے متعلق ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ یہ حملہ ان احتجاجی مظاہروں کے دوران ہوا تھا جو حکومت کے خلاف چل رہے تھے۔ نصرت فاریہ پر الزام ہے کہ وہ اس حملہ میں مبینہ طور پر شامل تھیں اور اسی معاملہ میں ان کے خلاف گرفتاری وارنٹ جاری کیا گیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ مذکورہ معاملہ میں کل 17 لوگوں کے نام سامنے آئے ہیں، جن میں نصرت فاریہ کا نام بھی شامل ہے۔ یہ معاملہ کافی سنگین ہے کیونکہ اس میں قتل کی کوشش کی دفعات بھی لگائی گئی ہیں۔ فی الحال معاملہ کی تحقیقات جاری ہے اور اب تک یہ واضح نہیں ہوا ہے کہ نصرت فاریہ کا اس عمل میں کتنا دخل ہے۔ بہرحال، نصرت فاریہ کی جذباتی پوسٹ کے بعد سوشل میڈیا پر انہیں زبردست حمایت مل رہی ہے۔ مداحوں سے لے کر کئی فلمی ہستیاں تک ان کی حمایت میں سامنے آئے ہیں اور انہیں مضبوطی سے ڈٹے رہنے کا مشورہ دیا ہے۔

دہلی اسمبلی احاطہ میں ساورکر، مدن موہن مالویہ اور دیانند سرسوتی کی تصاویر، قرارداد اتفاق رائے سے پاس

نئی دہلی: 21/ مئی (ایجنسیز) دہلی اسمبلی اسپیکر وجیندر گپتا کی صدارت میں بدھ (21 مئی) کو دہلی اسمبلی کی عمومی مقاصد کمیٹی کی میٹنگ ہوئی، جس میں اتفاق رائے سے ایک تاریخی قرارداد پاس کیا گیا۔ اس قرارداد کے ذریعہ ونایک دامودر ساورکر، مہرشی دیانند سرسوتی اور پنڈت مدن موہن مالویہ کی یاد میں ان کی تصاویر دہلی اسمبلی کے احاطے میں لگائی جائیں گی۔ اس قرارداد کو عمومی مقاصد کمیٹی کے رکن ابھے ورما کے ذریعہ پیش کیا گیا تھا، جسے اتفاق رائے سے منظوری مل گئی۔ اس تعلق سے ابھے ورما نے کہا کہ "یہ تینوں عظیم انسان قوم کی تعمیر، سماجی شعور اور تعلیم کے میدان میں انقلابی تبدیلیاں لانے میں پیش پیش رہے ہیں۔ ایسے میں ان کی تصاویر کو اسمبلی کے احاطہ میں نصب کرنا آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ ثابت ہوں گی۔ ساتھ ہی اس سے حب الوطنی، خدمت اور جمہوری اقدار کو فروغ حاصل ہوگا۔" غور کرنے والی بات یہ ہے کہ اتفاق رائے سے پاس کیے گئے اس قرارداد میں ساورکر کی تصویر اسمبلی کے احاطے میں لگانے کی خصوصی سفارش کی گئی ہے۔ عمومی مقاصد کمیٹی کی میٹنگ میں نائب صدر موہن سنگھ بشٹ، ابھے ورما، چودھری زبیر احمد، منوج کمار شوقین، راجکمار بھاٹیہ، تلک رام گپتا اور ویر سنگھ ڈھنگن موجود تھے۔ اس موقع پر اسپیکر وجیندر گپتا نے کہا کہ دہلی اسمبلی ملک کی عظیم ہستیوں کی یاد کو برقرار رکھنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ "یہ فیصلہ نہ صرف ان تینوں قومی ہیرو کو خراج تحسین ہے، بلکہ اس سے دہلی کے لوگوں میں قومی فخر، ثقافتی شعور اور جمہوری ذمہ داری کے احساس کو مزید تقویت ملے گی۔"

ارنب گوسوامی اور امت مالویہ کے خلاف یوتھ کانگریس نے درج کرائی ایف آئی آر، غلط معلومات پھیلانے کا الزام

کرناٹک میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے آئی ٹی سیل کے سربراہ امت مالویہ اور ریپبلک ٹی وی کے چیف ایڈیٹر ارنب گوسوامی کے خلاف جھوٹی معلومات نشر کرنے کے الزام میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ یہ شکایت انڈین یوتھ کانگریس کی قانونی شاخ کے سربراہ شری کانت سوروپ بی این نے ہائی گراؤنڈز پولیس اسٹیشن میں کی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ مقدمہ بی این ایس کی دفعہ 192 (فساد کی نیت سے اشتعال انگیزی) اور دفعہ 352 (امن خراب کرنے کی نیت سے توہین) کے تحت درج کیا گیا ہے۔ شکایت میں الزام ہے کہ امت مالویہ اور ارنب گوسوامی نے جان بوجھ کر غلط معلومات پھیلائی اور ترکیے کے استنبول میں واقع کانگریس سینٹر کو انڈین نیشنل کانگریس کا دفتر ظاہر کیا، جو کہ حقیقت کے برعکس ہے۔ سوروپ نے کہا کہ اس کارروائی کا مقصد عوام کو گمراہ کرنا، ایک اہم سیاسی جماعت کی ساکھ خراب کرنا، ملک کی سلامتی اور جمہوری اقدار کو نقصان پہنچانا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امت مالویہ اور ارنب گوسوامی کا یہ عمل ہندوستان اور ترکیے کے درمیان پہلے سے کشیدہ تعلقات کے دوران کیے گئے ہیں، جس سے دونوں ممالک کے درمیان سیاسی تناؤ بڑھنے کا خدشہ ہے۔ سوروپ نے پریس کونسل آف انڈیا، اطلاعات و نشریات کی وزارت، سی بی آئی اور دیگر متعلقہ حکام سے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ انڈین یوتھ کانگریس کی جانب سے کی گئی پوسٹ میں بھی اس معاملے کی تفصیلات شیئر کی گئیں اور کہا گیا کہ امت مالویہ اور ارنب گوسوامی کو غیر ملکی سازشوں میں ملوث ہونے پر قانونی سخت کارروائی کی جانی چاہیے۔ اس واقعے پر سیاسی حلقوں میں بحث ہو رہی ہے، جہاں بعض افراد نے اس کی مذمت کر کرتے ہوئے کہا ہے کہ فرضی خبریں ملک کی سالمیت کے لیے خطرہ ہیں۔ شکایت کنندہ کے مطابق وزیر اعظم مودی کے خلاف لوک گلوکارہ کی بنائی گئی ویڈیو اس وقت پاکستان کی میڈیا اور ٹی وی پر مسلسل نشر کی جا رہی ہے۔ شکایت کنندہ نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان میں رہنے والے غدار بھی نیہا سنگھ راٹھور کی مالی مدد کر کے ان کی ویڈیو کو مسلسل وائرل کر رہے ہیں۔ شکایت کرنے والے نے اپیل کی ہے کہ غدار نیہا سنگھ راٹھور کے خلاف غداری جیسی سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں جموں و کشمیر کے پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملہ پر بھی نیہا سنگھ راٹھور نے ایک ویڈیو بنایا تھا۔ اس ویڈیو کی وجہ سے لکھنؤ کے حضرت گنج تھانہ میں غداریٔ وطن اور آئی ٹی ایکٹ کے تحت ان کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔

بڑھتی گرمی کے سبب جنگلات میں آگ لگنے کے واقعات میں بے تحاشہ اضافہ

2025 کا ابھی نصف حصہ ہی گزرا ہے لیکن گرمی کی شدت کا اثر لوگوں کے چہروں پر واضح طور سے نظر آنے لگا ہے۔ چلچلاتی دھوپ اور جھلسا دینے والی گرمی کی شدت کے درمیان ایک ڈراؤنی حقیقت سامنے آئی ہے۔ دراصل 2024 میں پوری دنیا میں جتنے جنگلات جل کر خاک ہوئے ہیں اس کا کل رقبہ اٹلی کے برابر ہے۔ یعنی کہ تقریباً 3 لاکھ مربع کلومیٹر سے زیادہ جنگلات خاکستر ہو گئے۔ یہ اعداد و شمار یونیورسٹی آف میری لینڈ اور گلوبل فاریسٹ واچ کے تازہ ترین تجزیے پر مبنی ہیں۔ مذکورہ یونیورسٹیوں کے تجزیہ کے مطابق 2024 جنگلات کے جلنے کے معاملہ میں اب تک کا سب سے برا سال رہا ہے۔ برازیل کے ایمیزون سے لے کر سائبیریا کے تائیگا تک، جنگلات آگ کی زد میں آتے گئے اور انسان بے بس خاموش تماشائی بن کر دیکھتے رہے۔ ماہرین کے مطابق گلوبل وارمنگ کی وجہ سے گرمی کی بڑھتی شدت نے جنگلات میں آگ لگنے کے واقعات میں اضافہ کر دیا ہے۔ یہ آگ صرف سرد جگہوں تک محدود نہیں ہے، اب تو ٹروپیکل فوریسٹ بھی اس کی زد میں آ گئے ہیں، جبکہ عام طور پر وہاں آگ نہیں لگتے۔

2024 میں صرف برازیل کو اکیلے دنیا کے کل ٹروپیکل رین فوریسٹ کے 42 فیصد نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ ایمیزون میں ریکارڈ خشک سالی اور آگ نے وہاں کے 25 ہزار مربع کلومیٹر سے زیادہ کے جنگلات کو خاک کر دیا۔ بولیوی کا حال بھی کچھ مختلف نہیں رہا، 2020 سے اب تک بولیوی میں جنگلوں کے نقصان کی رفتار میں تقریباً 5 گنا اضافہ ہوا ہے۔ ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو اور کانگو-برازاویل جیسے ممالک میں موجود دنیا کے سب سے بڑے برساتی جنگل کانگو بیسن بھی اب تاریخ بنتے جا رہے ہیں۔ یہاں بھی جنگلات کے نقصان کی سطح نے ریکارڈ قائم کیا ہے۔ حالانکہ جنگلات کے نقصان کے معاملے میں کئی ممالک میں کافی کمی آئی ہے جو ایک راحت کی بات ہے۔ ملیشیا اور انڈونیشیا میں پرائمری فاریسٹ یعنی اصل جنگلات کے نقصان میں کمی نظر آئی ہے۔ ملیشیا تو پہلی بار ٹاپ 10 جنگل گنوانے والے ممالک کی فہرست سے باہر ہوا ہے۔ سی او پی 26 موسمیاتی کانفرنس میں 140 سے زائد ممالک نے 2030 تک جنگلات کی کٹائی کو روکنے کا عہد لیا تھا۔ لیکن 2024 میں جو تباہی ہوئی ہے، اس کے حساب سے اگر واقعی اس ہدف کو پانا ہے تو ہر سال جنگلات کے نقصان میں 20 فیصد کی کمی ضروری ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ 2024 میں 20 سب سے زیادہ جنگلات والے ممالک میں سے 17 اب پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے اپنے درختوں کو کھو رہے ہیں۔

بھوپال-ریوا وندے بھارت ایکسپریس سے ٹکرا گئیں زیر تعمیر پُل کی سلاخیں، بڑا حادثہ ٹل گیا

بھوپال: 21/ مئی (ایجنسیز) مدھیہ پردیش کے بھوپال میں عبیداللہ گنج اسٹیشن کے پاس بدھ (21 مئی) کو دوپہر کے قریب ایک بڑا حادثہ ٹل گیا۔ رانی کملاپتی سے ریوا جا رہی وندے بھارت ایکسپریس ٹرین ایک زیر تعمیر پل کی سلاخوں سے ٹکرا گئی۔ راحت کی بات یہ رہی کہ اس میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ ذرائع سے ملی اطلاع کے مطابق 'گتی شکتی پروجیکٹ' کے تحت زیر تعمیر پل کی سلاخیں تیز آندھی کی وجہ سے ٹریک کی جانب مڑ گئی تھیں۔ تیز رفتار سے گزر رہی وندے بھارت ایکسپریس میں کوچ سی-3 سے سی-7 تک سلاخوں سے رگڑتے ہوئے نکل گئی، کئی کوچ کے شیشے ٹوٹ گئے۔ ذرائع سے یہ بھی خبر ملی ہے کہ زیر تعمیر پل پر ڈالا گیا ترپال بھی اڑ کر او ایچ ای لائن سے لپٹ گیا تھا۔ لوکو پائیلٹ نے فوری طور پر ایمرجنسی بریک لگا کر ٹرین کو روک دی۔ ٹرین کے اچانک رکنے سے مسافرین کے درمیان افراتفری مچ گئی، حالانکہ کسی بھی مسافر کو معمولی سی بھی چوٹ نہیں آئی۔ واقعہ پیش آنے کے بعد ریلوے افسران نے جائے وقوع پر پہنچ کر صورتحال کا بغور جائزہ لیا۔ ساتھ ہی واقعہ کی مختلف زاویے سے تحقیقات جاری ہے تاکہ مستقبل میں اس طرح کے کسی بھی واقعہ کو قبل از وقت روکا جا سکے۔ بتایا جا رہا ہے کہ وندے بھارت ٹرین رانی کملاپتی اسٹیشن سے دوپہر 3:30 بجے روانہ ہوئی تھی اور منڈی ڈیپ-عبیداللہ گنج اسٹیشن کے درمیان حادثہ کے بعد تقریباً 1 گھنٹہ تک کھڑی رہی۔ یہ حادثہ 3:45 کے قریب پیش آیا۔

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
22 May 2025

کینیڈا، برطانیہ اور فرانس کا 'سخت لہجے' میں دیا گیا مشترکہ بیان

کیا اسرائیل کے لیے عالمی حمایت کمزور پڑنے لگی ہے؟

جیریمی بوون

اسرائیل نے سات اکتوبر 2023 کو حماس کے حملوں کے جواب میں غزہ میں جنگ کا آغاز کیا تھا اور اس جنگ میں اسرائیل کی جانب سے اُس اسلحے کا استعمال کیا گیا جو زیادہ تر یا تو امریکہ کی جانب سے فراہم کیا گیا تھا یا امریکہ کی مالی اعانت سے خریدا گیا تھا۔ اسرائیل کے دیگر مغربی اتحادی ممالک نے بھی اسے (اسرائیل) ایک اور طاقتور ہتھیار فراہم کیا۔۔۔ اور یہ ہتھیار تھا اسرائیل کی اس جنگ میں مکمل اخلاقی حمایت اور یکجہتی کا۔ مغربی اتحادیوں کی جانب سے اسرائیل کو یہ حمایت اُن 1200 افراد کی ہلاکتوں پر غم و غصے کے اظہار کے طور پر دی گئی جن میں اکثریت اسرائیلی شہریوں کی تھی جو حماس کے حملے کے دوران ہلاک ہوئے تھے۔ مگر اب ایسا لگتا ہے کہ اسرائیل کو مغربی اتحادیوں کی طرف سے میسر یہ اخلاقی حمایت ختم ہو چکی ہے، کم از کم فرانس، برطانیہ اور کینیڈا کے حوالے سے تو یہ بات قطعیت کے ساتھ کہی جا سکتی ہے۔ اِن تینوں ممالک نے اسرائیل کے اُس طریقہ کار کی سب سے سخت مذمت کی ہے جس کے تحت وہ غزہ میں جنگ لڑ رہا ہے۔ ان تینوں ممالک نے کہا ہے کہ اسرائیل غزہ میں اپنی نئی فوجی کارروائی کو فوراً روکے، یعنی وہ نیا فوجی آپریشن جس کا آغاز حال ہی میں ہوا ہے اور جس کے بارے میں وزیرِ اعظم نتن یاہو کا دعویٰ ہے کہ اس کی مدد سے حماس کا خاتمہ ہوگا، حماس کی قید میں موجود اسرائیلی یرغمالیوں کو رہا کرایا جائے گا اور پورے غزہ کو براہ راست اسرائیلی فوجی کنٹرول میں لایا جائے گا۔ برطانیہ، فرانس اور کینیڈا نے نتن یاہو کی نئی حکمتِ عملی کو مسترد کرتے ہوئے غزہ میں جنگ بندی کا واضح مطالبہ کر دیا ہے۔ اس تینوں ممالک کے مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ 'ہم غزہ میں اسرائیلی فوجی آپریشنز کے پھیلاؤ کی شدید مخالفت کرتے ہیں۔ وہاں انسانی المیے کی شدت ناقابلِ برداشت ہو چکی ہے۔' ان ممالک نے حماس کی قید میں موجود اسرائیلی یرغمالیوں کی فوری رہائی کا مطالبہ دہراتے ہوئے یاد دلایا کہ سات اکتوبر کے 'سفاکانہ حملے' کے بعد انھوں نے اسرائیل کے حقِ دفاع کو تسلیم کیا تھا، 'لیکن اب جو کچھ ہو رہا ہے وہ مکمل طور پر غیر متناسب ہے۔' نتن یاہو کی جانب سے غزہ میں 'انتہائی محدود' مقدار میں خوراک کی فراہمی کی اجازت کو بھی ان تینوں ممالک نے 'انتہائی ناکافی' قرار دیا ہے۔ جواباً نتن یاہو نے سخت ردعمل دیا اور کہا کہ 'لندن، اوٹاوا اور پیرس کے رہنما سات اکتوبر کو اسرائیل میں نسل کشی پر مبنی حملہ کرنے والوں کو انعام دے رہے ہیں اور مزید ایسے مظالم کی راہ ہموار کر رہے ہیں۔' نتن یاہو نے زور دیا کہ اگر حماس یرغمالیوں کو واپس کرے، ہتھیار ڈال دے، اُس کی قیادت جلاوطنی قبول کرے اور غزہ کو غیر فوجی علاقہ بنا دیا جائے تو جنگ ختم ہو سکتی ہے۔ نتن یاہو نے کہا کہ 'کسی بھی ملک سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ اس سے کم پر راضی ہو اور اسرائیل تو ہرگز نہیں ہوگا۔' خیال رہے نتن یاہو پر جنگی جرائم کے الزامات ہیں اور ان کے خلاف بین الاقوامی فوجداری عدالت نے وارنٹ بھی جاری کر رکھا ہے۔ تاہم وہ اِن الزامات کو یہود مخالف قرار دیتے ہیں۔ نتن یاہو پر عالمی دباؤ بڑھتا جا رہا ہے کہ وہ غزہ کی ناکہ بندی ختم کریں، خاص طور پر ایک معتبر عالمی ادارے کے اس سروے کے بعد جس میں غزہ میں قحط کے خطرے کی نشاندہی کی گئی ہے۔ لندن میں ہونے والے یورپی یونین اور برطانیہ کے مشترکہ اجلاس میں یورپی کونسل کے صدر انتونیو کوسٹا نے غزہ کی صورتحال کو 'ایک ایسا سانحہ قرار دیا جہاں بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہو رہی ہے اور پوری آبادی غیر متناسب فوجی طاقت کا نشانہ بن رہی ہے۔' انھوں نے زور دیا کہ 'انسانی امداد کی فراہمی کے لیے فوری، محفوظ اور بغیر رکاوٹ رسائی ہر صورت یقینی بنائی جائے۔' نتن یاہو کی جانب سے ہچکچاہٹ کے ساتھ غزہ میں خوراک کی محدود سپلائی کی اجازت دینے کے فیصلے کی اسرائیل میں موجود اُن کے انتہائی قوم پرست اتحادی شراکت داروں نے مذمت کی ہے۔ سنہ 2007 میں نسل پرستی پر اُکسانے اور ایک انتہا پسند یہودی گروپ کی حمایت کرنے کے الزام میں مجرم قرار دیے گئے سکیورٹی وزیر اتمار بن گویر نے کہا ہے کہ نتن یاہو کے فیصلے سے 'حماس کو آکسیجن ملے گی جبکہ ہمارے یرغمال شہری سرنگوں میں پڑے رہیں گے۔' پیر کے روز خوراک سے لدے صرف پانچ ٹرک غزہ میں داخل ہوئے تھے جبکہ اسرائیلی فوجیوں کی جانب سے نئے آپریشن کے تحت کی گئی پیش قدمی اور غزہ پر فضائی اور توپخانے کے حملوں میں بہت سے چھوٹے بچوں سمیت مزید فلسطینی شہری مارے گئے۔ اسرائیل کی جانب سے غزہ کو تباہ کرنے اور ہزاروں فلسطینی شہریوں کو ہلاک کرنے جیسے اقدامات کی مخالفت کرنے والے افراد اور گروہ کہیں گے فرانس، برطانیہ اور کینیڈا کی حکومتوں نے اسرائیل کے خلاف بولنے میں بہت دیر کر دی ہے۔ اس جنگ کے مخالفین غزہ میں ہونے والی ہلاکتوں اور تباہی کے خلاف بہت عرصے سے مظاہرے کر رہے ہیں۔ یہ لوگ آئے روز فلسطینی شہریوں کی مزید ہلاکتوں، مغربی کنارے پر قبضے اور مسلح یہودی آبادکاروں اور مسلح اُفواج کی جانب سے کی گئی فوجی کارروائیوں اور چھاپوں کے دوران اراضی کی ضبطی کے خلاف بھی احتجاج کیا ہے۔ لیکن کبھی کبھی جنگ کی سیاست میں، ایک واقعہ علامتی قوت کا حامل ہوتا ہے جو حکومتوں کو کارروائی یا ردعمل دینے پر مجبور کر سکتا ہے۔ اور اس بار یہ واقعہ 23 مارچ کو غزہ میں اسرائیلی فوج کے ہاتھوں 15 پیرامیڈیکس اور امدادی کارکنوں کا قتل تھا۔ یہ اس وقت ہوا جب اسرائیل نے 18 مارچ کو بڑے پیمانے پر فضائی حملوں کے ساتھ دو ماہ سے جاری جنگ بندی کے معاہدے کو توڑ دیا تھا۔ جنگ بندی کے خاتمے کہ پانچویں روز ایک اسرائیلی فوجی یونٹ نے طبی عملے اور امدادی کارکنوں کے قافلے پر حملہ کیا، اور اس حملے میں جو افراد مارے گئے ان کی گاڑیوں کو ریت تلے دبا دیا۔ اسرائیل نے اس واقعے پر سرکاری بیان دیا مگر وہ اس وقت غلط ثابت ہوا جب ریت تلے دفن ان افراد کی اجتماعی قبر میں موجود ایک لاش سے موبائل فون برآمد ہوا۔ اس موبائل کے مالک نے اپنے قتل سے پہلے اس پورے واقعے کو فلمایا تھا۔ اور اسرائیلی دعوؤں اور بیانات کے برعکس قبر سے ملنے والے موبائل کی فلم سے یہ ثابت ہوا تھا کہ اس قافلے میں شامل گاڑیوں اور ایمبولینسوں پر نا صرف روشن لائٹس چل رہی تھیں بلکہ ان پر ہنگامی حالات میں مدد کرنے والی گاڑیوں کے تمام نشانات موجود تھے۔ اسرائیلی یونٹ نے اس قافلے پر منظم انداز میں حملہ کیا اور یہاں تک کے قافلے میں شامل تمام گاڑیوں میں موجود لگ بھگ ہر شخص کو ہلاک کر دیا گیا۔ اس واقعے کے منظر عام پر آنے کے بعد سے خطرے کی گھنٹی تیزی سے بج رہی ہے۔ نا صرف اسرائیل کے روایتی مخالفین بلکہ اس کے یورپی اتحادی بھی اب اپنی زبان کو سخت کر رہے ہیں۔ تین ممالک کی جانب سے اسرائیل کی جانب سے جارحیت کے خاتمے کے مطالبے کا سامنے آنے والا بیان اسرائیل پر غزہ جنگ کے آغاز کے بعد سے اب تک کی سب سے سخت تنقید ہے۔ اس معاملے سے باخبر ایک سینیئر یورپی سفارتی اہلکار نے مجھے بتایا کہ تینوں ممالک کی جانب سے سخت زبان کا استعمال غزہ میں 'انسانی المیے کی صورتحال پر بڑھتے ہوئے عالمی غصے کے حقیقی احساس کی عکاسی کرتا ہے، اور اس بات کی بھی عکاسی ہے کہ اسرائیلی حکومت بلا روک ٹوک کارروائیاں کر رہی ہے۔' اس مشترکہ بیان میں اسرائیل کے لیے زیادہ افسوسناک بات وہ ہے کہ جس میں کہا گیا ہے کہ 'ہم (اسرائیل کے ساتھ) کھڑے نہیں رہیں گے جب تک کہ نتن یاہو کی حکومت اِن گھناؤنی کارروائیوں کو جاری رکھے گی۔ اگر اسرائیل نے مزید فوجی کارروائی بند نہیں کی اور انسانی امداد تک رسائی پر عائد پابندیاں ختم نہیں کیں تو ہم جواب میں مزید ٹھوس اقدامات کریں گے۔' اس بیان میں یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ ٹھوس اقدامات کیا ہوں گے۔ اسرائیل پر پابندیوں کا نفاذ ایک اقدام ہو سکتا ہے، اور اس سے بڑا قدم فلسطین کو ایک آزاد ریاست کے طور پر تسلیم کرنا ہو سکتا ہے۔ فرانس ان 148 دیگر ممالک کے بلاک میں شامل ہونے پر غور کر رہا ہے جنھوں نے جون کے شروع میں نیویارک میں منعقد ہونے والی ایک کانفرنس میں ایسا کیا ہے۔ برطانیہ نے بھی فرانس کے ساتھ فلسطینیوں کو تسلیم کیے جانے سے متعلق بات چیت کی ہے۔ اسرائیل نے سخت ردعمل دیتے ہوئے ان ممالک کو کہا ہے کہ ان کا بیان حماس کی فتح کا اظہار ہے۔ لیکن فرانس، کینیڈا اور برطانیہ کی جانب سے دیے گئے مشترکہ بیان میں جو لہجہ اختیار کیا گیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسرائیل ان ممالک پر دباؤ ڈالنے کی صلاحیت کھو رہا ہے۔

(بی بی سی اردو سروس)

قاضی اسد ثنائی کے فکر و فن کی تحسین

لامکاں میں "قم باذنی" کی تعارفی تقریب

ڈاکٹر راہی فدائی بنگلور، پروفیسر احمد محفوظ دہلی اور ڈاکٹر اقبال خسرو قادری کڈپہ کی شرکت

حیدرآباد: 21/ مئی (راست) الانصار فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام حیدرآباد کے معروف شاعر ادیب وصحافی قاضی اسد ثنائی کے تحسین فکروفن اور موصوف کے کلیات شعر: "قم باذنی" کی اجرا کے ضمن میں ایک عظیم الشان تقریب تعارف بحسن صدارت پروفیسر مظفر شہ میری سابق شیخ الجامعہ ڈاکٹر عبدالحق اردو یونیورسٹی کرنول اتوار 25/ مئی کو شام 30-6 بجے بمقام لامکاں نزد gvk mall روبرو پوسٹ آفس، روڈ نمبر 1 بنجارہ ہلز انعقاد پذیر ہوگی اردو کے مایہ ناز محقق، شاعر وادیب حضرت مولانا ڈاکٹر راہی فدائی بنگلور قاضی اسد ثنائی کے پانچویں شعری مجموعے "قم باذنی" (کلیات شعر) کی رسم اجرا انجام دیں گے مورخ جامعہ نظامیہ حضرت مولانا شاہ محمد فصیح الدین نظامی سابق مہتمم کتب خانہ جامعہ نظامیہ تعارفی کلمات پیش کریں گے پروفیسر سید خالد قادری سابق استاذ جامعہ عثمانیہ، پروفیسر محمد نسیم الدین فریس سابق صدر شعبہ اردو مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، پروفیسر احمد محفوظ استاذ شعبہ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی، آفتاب سخن جناب سردار سلیم صدر ادب گاہ، ڈاکٹر اقبال خسرو قادری دبستان فاؤنڈیشن کڈپہ قاضی اسد ثنائی کے فکروفن پر اظہار خیال کریں گے حضرت مولانا عرفان اللہ شاہ نوری سیفی صدر نشین مرکزی انجمن سیف الاسلام اظہار تشکر فرمائیں گے مدیر ریختہ نامہ ڈاکٹر جاوید کمال نظامت کے فرائض انجام دیں گے آخر میں قاضی اسد ثنائی کی غزلیں دف کے ساتھ سما نشید گروپ پیش کرے گا قبل ازیں 30-6 تا 7 بجے چائے نوشی کا وقفہ رہے گا عہدہ داران الانصار فاؤنڈیشن نے ادب دوستوں اور ادب نوازوں سے اس اہم ادبی محفل میں بہ پابندی وقت شرکت واستفادہ کی گزارش کی ہے۔

مہاراشٹر میں ضلع پریشد کے اُردو مدارس کی موجودہ صورتِ حال

سرکاری مدارس میں طلبہ کی تعداد میں اضافہ کے لئے

از: اقبال مجیداللہ
Mobile:09420816696
سکریٹری: انجمن اُردو ترقی ہند شاخ پربھنی

ریاست مہاراشٹر ہماری ملک کی اقتصادی صنعتی وتعلیمی اعتبار سے ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ اس ریاست کا قیام یکم مئی 1960ء کو عمل میں آیا۔ اس سے قبل اس علاقے کہ پانچ اضلاع سابق ریاست حیدرآباد یا جسے نظام اسٹیٹ کہا جاتا تھا اس میں شامل تھے جنھیں اب مراٹھواڑہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یہ پانچ اضلاع اب بڑھ کر آٹھ اضلاع پر مشتمل ہیں سابق ریاست حیدرآباد میں اُردو سرکاری زبان ہونے کی وجہ سے پوری ریاست میں اُردو کو نمایاں مقام حاصل تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ریاست کی دوسری بڑی زبان مراٹھی اور کنڑی کی ترقی اور اُس کے فروغ میں کوئی کمی نہیں رکھی گئی تھی اُردو، مراٹھی اور کنڑی ذریعہ تعلیم کے مدارس پورے ریاست میں قائم تھے اور جس عمارت میں تعلیم دی جاتی تھی۔ کنڑی کو اس لئے اہمیت دی گئی تھی اس کے تین اضلاع گلبرگہ، بیدر اور رائے چور ریاست حیدرآباد میں شامل تھے جو بعد میں کرناٹک میں منتقل ہوگئے جس کے نتیجے کہ طور پر طلباء میں لسانی ہم آہنگی کا ماحول نظر آتا تھا حالات اسی طرح گذر رہے تھے 17 ستمبر 1948ء کو مرکزی حکومت کی جانب سے پولس ایکشن کے ذریعہ ریاست حیدرآباد بھارت میں شامل کر دی گئی۔ ریاست حیدرآباد کہ انضمام کے بعد 1960ء تک مختلف حکومتیں بدلتی رہیں لیکن اُردو ذریعہ تعلیم کا نظام برقرار رہا۔ یہ مدارس ریاستی حکومتوں کے محکمہ تعلیم کے تحت بدستور اپنی خدمات انجام دیتی رہیں۔ ہندو۔ مسلمان و دیگر طبقوں کے طلباء ایک مدارس میں تعلیم پاتے رہے اور فارغ ہوے کے بعد بڑے بڑے عہدوں پر فائز بھی ہوئے۔ لسانی بنیادوں پر ملک کے ریاستوں کی تشکیل عمل میں آئی اور مراٹھی زبان کی اکثریت کی بنیاد پر ریاست مہاراشٹر قائم کی گئی جس میں ریاست حیدرآباد کا مراٹھواڑہ، ودربھ، خاندیش مشرقی مہاراشٹر اور ممبئی شہر اور اُس کے آس پاس کے علاقوں کو شامل کیا گیا اور مراٹھی کو اس ریاست کی سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا نئی قائم ریاست مہاراشٹر کے تمام اضلاع بشمول تعلقہ جات اُردو ذریعہ تعلیم کے ہائی اسکول تک اُردو مدارس قائم کئے گئے مہاراشٹر کی حکومت اُردو کے تعلق سے کھلا ذہن رکھتی تھی اس لئے اس زبان کی ترقی و ترویج میں کوئی دشواریوں کا سامنا کرنا نہیں پڑا۔ ریاستی حکومت کی سیاسی و سماجی قائدین کی سرپرستی میں اُردو مہاراشٹر میں ترقی کی راہ پر گامزن رہی۔ یہ سلسلہ بدستور جاری تھا۔ 1970ء میں دستور میں دیئے گئے اقلیتوں کو اپنی تعلیمی حقوق کو لے کر ان کی جانب سے علیحدہ مدارس قائم کرنے کا زور پکڑنے لگا۔ اس کے نتیجے کہ طور پر بڑی تعداد میں مسلمانوں نے اپنے مدارس قائم کرنے کے لئے تعلیمی ایجوکیشن سوسائٹی وجود میں آنے لگیں ان سوسائٹی کے ذمہ داران نے حکومت سے اسکول قائم کرنے کی اجازت دینے کا مطالبہ کرنے لگے۔ جس کے ساتھ امداد بھی دی جائے حکومت کی ان امدادی مدارس کی حوصلہ افزائی کی وجہ سے پوری ریاست اُردو و مراٹھی ذریعہ تعلیم کو اقلیتوں کے حکومت کے منظورہ امدادی مدارس کا ایک جال بچھ گیا۔ ابتداء میں جو امدادی مدارس صرف تعلیمی مقاصد کو لے کر قائم ہوئے تھے وہ رفتہ رفتہ تعلیمی مقاصد کے بجائے تعلیمی تجارت میں تبدیل ہوگئے حکومت کے منظور امدادی مدارس کو مسلمانوں کی بڑی تعداد نے ہمت افزائی کی بلکہ یہ تصور کہ اب نظام تعلیم ہمارے اختیار میں ہوگا اور زیادہ روزگار کے امکانات بھی پیدا ہوسکتے ہیں اسی کو ذہن میں رکھتے ہوئے مسلمانوں نے اپنے بچوں کو ان امداد یافتہ مدارس میں داخل کیا اس طرح سے ضلع اور تعلقہ جات میں امداد یافتہ مدارس میں بڑی تعداد میں شریک ہوے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سرکاری مدارس میں طلباء بتدریج کم ہوگئی اب صورتحال یہ ہے کہ ۸۰ اسی فیصد طلباء امداد یافتہ مدارس میں ۲۰ بیس فیصد سے بھی کم طلباء سرکاری مدارس میں داخلہ لے رہے ہیں۔ اب ہر ضلع کے صدر مقام پر چار سے زائد امداد یافتہ مدارس اور بمشکل ایک سرکاری مدرسہ نظر آتا ہے جو اپنے بند ہونے کا انتظار کر رہا ہے یہی بات تعلقہ جات میں دکھائی دیتی ہے جہاں دو سے زائد امداد یافتہ مدارس کام کر رہے ہیں اور حکومت کے سرکاری مدارس بند ہونے کے منتظر طلباء کی قابل لحاظ کمی کی وجہ سے سرکاری مدارس حکام کی لاپرواہی کی وجہ سے کھنڈر میں تبدیل ہوچکے ہیں۔ یہاں ہم ان امداد یافتہ مدارس کی موجودہ صورتحال وہاں کہ اساتذہ کا تقرر، اُن کا تعلیمی معیار اور اُن کے دیگر مسائل پر ہماری گفتگو کا موضوع نہیں ہے ہم صرف اُردو کہ سرکاری مدارس جو ضلع پریشد کے تحت کام کر رہے ہیں اُن کا جائزہ لے رہے ہیں ہمارا حصّہ صرف یہی کہ اُردو یہ سرکاری مدارس کو کس طرح سے زندہ رکھا جائے۔ ضلع پریشد کے ان اُردو مدارس کا سب سے اہم مسئلہ طلباء کی گھٹتی ہوئی تعداد ہے جس کی وجہ ہے کہ طلباء اور اُن کے سرپرست اپنے بچوں کو سرکاری مدارس میں داخلہ دلانا پسند نہیں کرتے ہیں اس کی کیا وجوہات ہیں ان پر مدرسین، طلباء کے سرپرست اور کچھ وہ ارباب جو اردو کو ایک زبان ہونے کی حیثیت سے زندہ رکھنا چاہتے ہیں سنجیدگی سے غور کریں اور انھیں کس طرح حل تلاش کریں سرکاری مدارس میں طلباء کی تعداد میں قابل لحاظ اضافہ کرنے کے لئے یہ تجویز پیش کی جاتی ہے وہ یوں کہ ماہ جون میں نئے تعلیمی سال کے آغاز میں جو طلباء چوتھی یا آٹھویں جماعت میں داخلہ لیتے ہیں وہ متعلقہ مدارس میں داخلہ نہ کراُن کی درخواست بلاک ایجوکیشن آفیسر کو دی جائے ان درخواستوں میں اس بات کی وضاحت کی جائے کہ طلباء کو کس مدارس میں داخلہ لینا چاہتا ہے ان تمام کی تفصیلات کو ذہن رکھتے ہوئے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر یا بلاک ایجوکشن آفیسر اپنے حلقے میں کام کر رہے تمام مدارس میں یکساں طور پر داخلہ کریں اس سے بڑا فائدہ ہوگا کہ کچھ تمام مدارس میں طلباء کا داخلہ ممکن ہوگا آج صورت حال ہے کہ امداد یافتہ مدارس میں اسّی فیصد طلباء داخل لیتے ہیں جبکہ سرکاری مدارس میں بیس ۲۰ فیصد سے کم ہی اس صورتحال کا بہتر بنانے کے لئے ہمیں موثر اقدامات کرنے ہونگے۔ اب ہم اس بات پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہیں کے ملک کا تعلیمی منظر نامہ تیزی سے بدلنے کا امکانات میں قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے تحت قومی نصاب ملک کے سامنے پیش کر دیا گیا اور اس پر عوام کی رائے بھی طلب کی گئی اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ملک کہ تعلیمی نظام میں ایک بڑی تبدیلی کے امکانات نظر آتے ہیں اس قومی تعلیمی پالیسی کے بارے میں ملک کی تمام زبانیں جس کے ذریعہ تعلیم دی جاتی ہے وہ بھی اس نئی تعلیمی پالیسی کو قبول کرنا اُن کے حق میں کس حد تک بہتر ہوگا۔ ہم ملک کی ایک بڑی زبان اُردو ہونے کی حیثیت سے اُس کی تعلیمی پالیسی پر بھی غور کرنا بے حد ضروری ہے اس کے ساتھ ہی ہم اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کرسکے گے کہ اُردو مدارس کے اساتذہ خواہ وہ سرکاری ہوں یا امداد یافتہ تعلیمی معیار کو خاطر خواہ حد تک اطمینان بخش بناتے ہیں کامیاب نہیں کہہ جاسکتے۔ ان کی مزید ٹریننگ اور دیگر قابل بنانا تاکہ وہ اپنی خدمات بہتر طریقے سے انجام دے سکیں یہ ملت کے سامنے ایک بڑا مرحلہ ہے جن سے انھیں کامیابی سے گذرنا ہے اس میں اُن کے دانشور، ماہرین تعلیم، بہترین قابل اور تجربہ کار اساتذہ اور تعلیم سے وابستہ اداروں کے ذمہ داران کے اشتراک سے ایک موثر لائحہ عمل ترتیب دیا جاسکے اور یہی اُن کے حق مین مناسب ہوگی۔

فیض کی نظم "ہم دیکھیں گے": ہنگامہ ہے کیوں برپا؟

از قلم: ڈاکٹر محمد عظیم الدین

فیض احمد فیض، بیسویں صدی کے اردو ادب کے ایک ایسے درخشاں ستارے ہیں جن کی روشنی آج بھی نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ دنیا بھر میں علم و ادب سے شغف رکھنے والوں اور خصوصاً جبر و استبداد کے خلاف آواز بلند کرنے والوں کے لیے مشعل راہ بنی ہوئی ہے۔ ان کی شاعری، جو رومان اور انقلاب کا ایک حسین امتزاج ہے، اپنی گہری معنویت، آفاقی پیغام اور فنی پختگی کے باعث اردو شاعری میں ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ فیض کی متعدد نظموں اور غزلوں نے عالمی سطح پر شہرت پائی، لیکن ان کی ایک نظم، "ہم دیکھیں گے"، نے وقت کے ساتھ ساتھ ایک ایسی علامتی حیثیت اختیار کر لی ہے جو کسی بھی احتجاجی تحریک، کسی بھی مظلوم کی آواز اور کسی بھی آمریت کے خلاف مزاحمت کا نشان بن چکی ہے۔ یہ نظم، جو اپنی تخلیق کے وقت ایک مخصوص سیاسی و سماجی تناظر میں لکھی گئی تھی، آج اپنی معنوی وسعتوں کے باعث ہر اس جگہ گونجتی ہے جہاں انسانی حقوق کی پامالی، اظہار رائے پر قدغن یا ریاستی جبر کا راج ہو۔ خاص طور پر وہ افراد یا گروہ جو کسی جابر فوجی حکمران، مطلق العنان حکومت، یا کسی بھی قسم کے استحصالی نظام کے خلاف اپنا پیغام دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، اس نظم کو اپنے دل کی آواز اور اپنے مقصد کا نغمہ بنا لیتے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں اس کی مقبولیت کا عالم یہ ہے کہ یہ زبان و بیان کی حدود سے ماورا ہو کر ہر طبقہ فکر میں سرایت کر چکی ہے، اور بین الاقوامی سطح پر بھی جہاں کہیں جنوبی ایشیا سے تعلق رکھنے والے لوگ بستے ہیں، یہ نظم اکثر و بیشتر زیر بحث آتی ہے اور گنگنائی جاتی ہے۔ تاہم، پچھلے کچھ برسوں سے، خاص طور پر بھارت میں، ایک نہایت عجیب و غریب اور تشویشناک رجحان دیکھنے میں آیا ہے۔ وہ نظم جو کبھی حریت فکر اور انسانی وقار کی علامت سمجھی جاتی تھی، اب اسے محض پڑھنا، گنگنانا یا اس کے مصرعے دہرانا بھی بعض حلقوں کی جانب سے بغاوت، ملک سے غداری، اور ہندو مخالف جذبات کے فروغ کے مترادف سمجھا جانے لگا ہے۔ اسے اب ریاست مخالف بیانیے اور ملک کے خلاف ایک منظم تحریک کے جزو کے طور پر دیکھا اور پیش کیا جا رہا ہے۔ گزشتہ پانچ چھ سالوں میں اس ضمن میں ایک ایسی تاریخ رقم ہوئی ہے جو جمہوری اقدار اور آزادی اظہار پر یقین رکھنے والوں کے لیے باعث فکر ہے۔ اس افسوسناک سلسلے کی تازہ ترین کڑی مئی 2025 میں بھارت کے شہر ناگپور میں پیش آنے والا واقعہ ہے، جہاں اس نظم کو ایک عوامی تقریب میں گانے یا اس کے حوالے دینے پر چند افراد کے خلاف ایف آئی آر (فرسٹ انفارمیشن رپورٹ) درج کی گئی ہے۔ یہ صورتحال اس امر کی متقاضی ہے کہ اس پورے معاملے کا تفصیل سے جائزہ لیا جائے اور یہ سمجھنے کی کوشش کی جائے کہ آخر وہ کیا عوامل ہیں جن کے باعث فیض کی یہ انقلابی نظم آج بھارت میں متنازعہ بنا دی گئی ہے۔ اس نظم کا تاریخی پس منظر نہایت واضح ہے۔ فیض احمد فیض نے "ہم دیکھیں گے" 1979 میں پاکستان کے اس وقت کے فوجی آمر جنرل محمد ضیاء الحق کے جابرانہ اور عوام دشمن دور حکومت کے خلاف لکھی تھی۔ جنرل ضیاء الحق نے ملک میں مارشل لاء نافذ کر کے جمہوری اداروں کو معطل کر دیا تھا، بنیادی انسانی حقوق سلب کر لیے گئے تھے، اور اسلامی نظام کے نام پر ایک ایسی گھٹن زدہ فضا قائم کر دی تھی جہاں ادیبوں، شاعروں، دانشوروں اور فنکاروں کا دم گھٹتا محسوس ہوتا تھا۔ فیض خود بھی اپنی ترقی پسندانہ سوچ اور نظریات کے باعث ریاستی عتاب کا شکار رہے تھے۔ ایسے میں "ہم دیکھیں گے" ظلم کی اس طویل رات کے خاتمے اور ایک روشن صبح کی نوید بن کر ابھری۔ اس نظم نے پاکستان میں جبر کے خلاف مزاحمت کی ایک توانا علامت کی حیثیت اختیار کر لی اور پھر اس کی گونج پورے برصغیر میں پھیل گئی۔ بھارت میں بھی جہاں ترقی پسند ادب اور انقلابی شاعری کی ایک مضبوط روایت رہی ہے، فیض کی اس نظم کو ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اور اسے سراہا گیا۔ اگرچہ اس کا فوری پس منظر جنرل ضیاء الحق کی عوام دشمن حکومت کے خلاف ایک احتجاج تھا، لیکن اس کے اشعار میں وہ آفاقیت اور ہمہ گیری تھی کہ اسے مختلف سماجی، سیاسی اور ثقافتی تناظر میں جابر حکمرانوں، استحصالی نظاموں اور غیر منصفانہ فیصلوں کے خلاف ایک طاقتور ترانے کے طور پر گایا جانے لگا۔ جب بھی کسی انتظامی فیصلے، کسی ظالمانہ قانون یا کسی آمرانہ رویے کے خلاف کچھ کہنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، تو لوگ اس نظم کے مصرعوں میں پناہ ڈھونڈتے ہیں اور انہیں اپنی آواز بناتے ہیں۔ اس کے بول، "لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے"، "جب ظلم و ستم کے کوہ گراں، روئی کی طرح اڑ جائیں گے"، "جب اہل حکم، اہل ستم، مسند پر بٹھائے جائیں گے"، ایک ایسی امید اور عزم کا اظہار کرتے ہیں جو ہر مظلوم اور محکوم کی آرزو ہوتی ہے۔ یہ نظم کسی بھی تنظیم، جلوس یا احتجاجی اجتماع میں شرکاء کے حوصلے بلند کرنے، ان میں جوش و جذبہ پیدا کرنے اور انہیں اپنے مقصد پر ثابت قدم رہنے کا ایک موثر ذریعہ بن جاتی ہے۔ اس نظم کو لازوال شہرت بخشنے اور اسے ہر خاص و عام تک پہنچانے میں پاکستان کی شہرہ آفاق گلوکارہ اقبال بانو مرحومہ کا کردار ناقابل فراموش ہے۔ انہوں نے 1986 میں لاہور کے الحمرا آرٹس کونسل میں، ایک ایسے وقت میں جب جنرل ضیاء کی آمریت اپنے عروج پر تھی اور فیض کی شاعری پر بھی قدغنیں تھیں، ہزاروں کے مجمع کے سامنے سیاہ ساڑھی میں ملبوس ہو کر، جس کا پہننا بھی اس دور میں ایک طرح کی مزاحمت سمجھا جاتا تھا، اس نظم کو اپنے مخصوص انداز میں پیش کیا۔ یہ وہ پرفارمنس تھی جس نے "ہم دیکھیں گے" کو امر کر دیا۔ اس کے بعد لندن اور دیگر عالمی مراکز میں بھی انہوں نے اس نظم کو گایا، جس کے نتیجے میں یہ نظم ایک صدا بہار انقلابی نغمے کے طور پر دنیا بھر میں پہچانی جانے لگی۔ آج شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جو اردو ادب یا جنوبی ایشیا کی سیاسی تاریخ سے تھوڑی، بہت بھی واقفیت رکھتا ہو اور اس نظم سے ناآشنا ہو۔ لیکن، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، بھارت میں اس نظم کے حوالے سے ایک شدید اور منفی ردعمل حالیہ دور، بالخصوص گزشتہ پانچ چھ سالوں سے شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ ہم نے ایسے واقعات دیکھے ہیں جہاں بھارت کے مختلف شہروں میں یہ گانا گانے یا اس کے مصرعے دہرانے پر لوگوں کو ہراساں کیا گیا، ان کے خلاف مقدمات درج ہوئے اور یہاں تک کہ گرفتاریاں بھی عمل میں آئیں۔ اس منفی رجحان کا آغاز بنیادی طور پر سٹیزن شپ امینڈمنٹ ایکٹ (CAA) کے خلاف ہونے والے ملک گیر احتجاجی مظاہروں کے دوران ہوا۔ جب ان مظاہروں میں شریک طلباء، سول سوسائٹی کے اراکین اور عام شہریوں نے "ہم دیکھیں گے" کو اپنے احتجاج کی علامت کے طور پر استعمال کیا، تو کچھ حلقوں کی جانب سے اس پر شدید اعتراضات اٹھائے گئے اور اسے ریاست مخالف سرگرمی قرار دینے کی کوشش کی گئی۔ اس سلسلے میں ماضی قریب کے چند واقعات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (آئی آئی ٹی) کانپور اور دہلی کی جامعہ ملیہ اسلامیہ میں 17 دسمبر 2019 کو CAA کے خلاف ہونے والے احتجاجی مظاہروں کے دوران جب طلباء نے "ہم دیکھیں گے" گائی، تو اس پر ایک بڑا تنازعہ کھڑا ہو گیا۔ نظم کا ایک خاص مصرعے ہیں جس پر سب سے زیادہ اعتراض کیا گیا، اور یہی اعتراض ناگپور کے حالیہ معاملے میں بھی دہرایا گیا ہے۔ وہ مصرعے یہ ہیں:

جب ارضِ خدا کے کعبے سے
سب بُت اُٹھوائے جائیں گے
ہم اہلِ صفا مردودِ حرم
مسند پہ بٹھائے جائیں گے
سب تاج اچھالے جائیں گے
سب تخت گرائے جائیں گے
بس نام رہے گا اللہ کا

اس مصرعے پر اس وقت بھی شدید اعتراض کیا گیا تھا۔ آئی آئی ٹی کانپور میں ڈاکٹر واشیمنت شرما نامی ایک شخص نے شکایت درج کرائی تھی جس میں انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ یہ نظم ہندو مخالف ہے اور ہندوؤں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرتی ہے۔ ان کی دلیل یہ تھی کہ یہاں "بت اٹھوانے" کی بات ہو رہی ہے، اور چونکہ ہندو مذہب میں بت پرستی ایک اہم عقیدہ ہے، لہٰذا اس بات کو یوں سمجھا گیا کہ یہ ایک مذہب یعنی اسلام کی دوسرے مذہب یعنی ہندومت پر بالادستی قائم کرنے کی خواہش کا اظہار ہے، یعنی اسلام اللہ کا نام بلند کرنے کے لیے ہندوؤں کے بتوں کو ہٹانا چاہتا ہے۔ لہٰذا، یہ نظم سراسر ہندو مخالف ہے۔ یہ دلیل اس وقت بھی دی گئی تھی اور وقتاً فوقتاً "ہم دیکھیں گے" کے خلاف یہ دلیل مختلف پلیٹ فارمز سے پیش کی جاتی رہی ہے کہ یہ ایک ہندو مخالف نظم ہے۔ تاہم، اس تشریح کے برعکس، اگر نظم کے اصل پس منظر، فیض کے نظریات اور ان کے مجموعی کلام کو دیکھا جائے تو یہ اعتراض بے بنیاد اور گمراہ کن نظر آتا ہے۔ یہ نظم، جیسا کہ پہلے واضح کیا گیا، 1979 میں پاکستان کے ایک مسلمان فوجی آمر جنرل ضیاء الحق کے خلاف لکھی گئی تھی، جو خود کو اسلام کا ٹھیکیدار بنا کر پیش کرتے تھے اور جنہوں نے مذہب کو اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے استعمال کیا۔ 1986 میں اسے اقبال بانو نے گایا، جو خود بھی ایک مسلمان تھیں۔ لہٰذا، اس نظم کو بھارت میں ایک مخصوص عینک سے دیکھ کر یہ سمجھنا کہ یہ ہندو مخالف ہے، دراصل اس کی روح اور اس کے تاریخی سیاق و سباق کو یکسر نظر انداز کرنے کے مترادف ہے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ اور دیگر CAA مخالف احتجاجی مظاہروں میں بھی جب یہ نظم گائی گئی تو اسی قسم کی باتیں سامنے آئیں اور اسے ہندو مسلم منافرت پھیلانے کی کوشش قرار دیا گیا۔ کچھ معاملات میں پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ایف آئی آر درج کیں اور گرفتاریاں بھی ہوئیں۔ لیکن کچھ دوسرے معاملات میں، اگرچہ اعتراضات ضرور ہوئے اور شکایات بھی درج کرائی گئیں، مگر یا تو ایف آئی آر درج نہیں ہوئی، اور اگر ہوئی بھی تو فوری گرفتاریاں عمل میں نہیں آئیں، جیسا کہ اس حالیہ ناگپور کے معاملے میں بھی 19 مئی 2025 تک کسی گرفتاری کی اطلاع سامنے نہیں آئی ہے۔ "ہم دیکھیں گے" کے حوالے سے اٹھائے جانے والے اعتراضات اور اس کے ہندو مخالف ہونے کی سطحی تفہیم کے خلاف بھی متعدد مضبوط دلائل اور وضاحتیں پیش کی گئی ہیں۔ بھارت کی معروف فلمی شخصیت، شاعر اور دانشور جاوید اختر نے اس معاملے پر واضح موقف اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ نظم میں "بت اٹھوائے جائیں گے" اور "اللہ کا نام رہے گا" کے جو حوالے ہیں، انہیں ہرگز ہندو مخالف نہیں سمجھنا چاہیے۔ جاوید اختر کے مطابق، یہاں "بت" (idols) سے مراد ظلم و جبر، آمریت اور استبداد کی وہ علامتیں ہیں جو حکمران طبقہ اپنے گرد قائم کر لیتا ہے، نہ کہ ہندو دیوتاؤں کی مورتیاں۔ یہ نظم آمریت، چاہے وہ کسی بھی شکل میں ہو، کو ہدف بناتی ہے۔ یعنی، وہ چہرے یا ادارے جو عوام دشمن اور جابرانہ رویوں کی نمائندگی کرتے ہوئے "بت" بن جاتے ہیں (اس تناظر میں ظلم و جبر اور طاقت کے نشے کے بت)، انہیں ایک دن مٹا دیا جائے گا اور نام صرف اللہ کا رہے گا۔ اس تناظر میں "اللہ" سے مراد خدائے بزرگ و برتر، واحد اور عالمگیر طاقت ہے، کیونکہ یہ نظم پاکستان کے اسلامی ثقافتی پس منظر میں لکھی گئی تھی جہاں خدا کا تصور اسی نام سے وابستہ ہے۔ لہٰذا، اسے اس کی وسیع تر روحانی اور علامتی معنویت میں دیکھا جانا چاہیے، نہ کہ اسے فرقہ وارانہ یا ہندو مخالف رنگ دے کر اس کی اصل روح کو مسخ کیا جائے۔ یہ جاوید اختر اور دیگر کئی دانشوروں کا موقف ہے۔ اس کے علاوہ، قانونی حدود سے تجاوز (legal overreach) کا معاملہ بھی اس بحث کا ایک اہم پہلو ہے۔ آزادی اظہار رائے، جو کہ کسی بھی صحت مند جمہوریت کی بنیاد ہوتی ہے، اور قانون کی پاسداری کے درمیان ایک نازک توازن قائم رکھنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ ماضی میں بھی کئی بار یہ دیکھا گیا ہے کہ حکام اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے محض ایک گانا گانے، ایک نظم پڑھنے یا ایک نعرہ لگانے پر، اس کے سیاق و سباق، اس کی علامتی معنویت اور کہنے والے کی نیت کو سمجھے بغیر، بغاوت (sedition) جیسے سنگین الزامات عائد کر دیے جاتے ہیں۔ یہ واضح طور پر قانونی اختیارات کا ناجائز استعمال اور قانونی حدود سے تجاوز ہے۔ بغاوت ایک انتہائی سنگین دفعہ ہے، جس کا مقصد ریاست کے خلاف مسلح جنگ یا تشدد پر اکسانا ہوتا ہے، اور اس کا اطلاق ایک نظم پڑھنے پر کرنا بذات خود ایک ایسا معاملہ ہے جس پر آزادی اظہار اور قومی سلامتی کے حوالے سے ہونے والے بحث و مباحثوں میں بارہا تشویش کا اظہار کیا جاتا رہا ہے۔ ناگپور میں حال ہی میں جس واقعہ کی بنیاد پر ایف آئی آر درج کی گئی ہے، وہ دراصل مراٹھی تھیٹر اور فلم کے معروف اداکار ویرا ستی دار کی یاد میں منعقدہ ایک تقریب تھی۔ ویرا ستی دار ایک ایسے فنکار تھے جو اپنی سماجی اور سیاسی طور پر باشعور فلموں اور کرداروں کی وجہ سے جانے جاتے تھے۔ ان کی ایک فلم "کورٹ" (Court)، جو 2014 میں ریلیز ہوئی تھی اور جسے بین الاقوامی سطح پر سراہا گیا تھا، خود بھی اس وقت کے سماجی اور عدالتی نظام پر ایک گہری تنقید کے باعث کافی بحث میں رہی تھی۔ ناگپور میں یہ یادگاری تقریب ان کی اہلیہ پشپا ستی دار نے ویرا ستی دار سمرتی سمنوے سمیتی کے اشتراک سے سمتا کلا منچ کے ساتھ مل کر جھانسی رانی اسکوائر، سیتابلدی کے مقام پر منعقد کی تھی۔ سمتا کلا منچ ایک امبیڈکروادی نظریات کا حامل ثقافتی گروپ ہے جو اپنے فن کے ذریعے سماجی بیداری پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس تقریب میں سمتا کلا منچ کے شرکاء نے فیض احمد فیض کی نظم "ہم دیکھیں گے" گائی۔ تقریب کے ایک اور مقرر نے اپنی گفتگو میں کہا کہ یہ نظم آج کے دور میں، خاص طور پر جابرانہ حکمرانی (oppressive rule) اور فاشسٹ ادوار (fascist times) میں، انتہائی اہم اور متعلقہ ہے۔ اسی بات کو، یعنی نظم گانے کو، اور مقرر کی گفتگو کے ان الفاظ کو بنیاد بنا کر دتاترے شرکے نامی ایک دائیں بازو کے کارکن نے پولیس میں شکایت درج کرائی۔ دتاترے شرکے کی شکایت میں لکھا گیا کہ تقریب میں "اپریسیو رول"، "فاشسٹ ٹائم"، اور "شیک دی تھرون" (تخت کو ہلا دو) جیسے جملے استعمال کیے جا رہے تھے اور ایسی نظمیں گائی جا رہی تھیں، جنہیں ملک دشمن اور اشتعال انگیز سمجھا گیا۔ شکایت میں یہ بھی کہا گیا کہ یہ ناگپور شہر میں ملک کے خلاف باتیں ہو رہی تھیں اور عوام کو حکومت کے خلاف اکسایا جا رہا تھا۔ اس شکایت میں خاص طور پر اس بات کا ذکر کیا گیا کہ "پہلگام" حملے کے بعد بھارت اور پاکستان کے درمیان پائی جانے والی کشیدگی کے پیش نظر، اس طرح کے پاکستانی شاعر کے گانے گانا اور اس طرح کی باتیں کرنا ملک سے غداری سے بھی بڑا جرم ہے۔ اس شکایت کی بنیاد پر سیتابلدی پولیس تھانے میں فرسٹ انفارمیشن رپورٹ (FIR) درج کی گئی۔ الزام یہ تھا کہ ایسی سرگرمیاں ملک کی سالمیت، اتحاد اور خودمختاری کے لیے خطرہ ہیں اور مختلف گروہوں کے درمیان دشمنی کو فروغ دے رہی ہیں۔ اس وجہ سے بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) جو کہ انڈین پینل کوڈ (IPC) کی جگہ لینے والا نیا قانون ہے، کی متعلقہ دفعات کے تحت کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ ایف آئی آر بی این ایس کی دفعہ 152 (جو انڈین پینل کوڈ کی بغاوت کی دفعہ 124A کی جگہ لیتی ہے اور بھارت کی خودمختاری، اتحاد اور سالمیت کو خطرے میں ڈالنے سے متعلق ہے)، دفعہ 196 (مختلف گروہوں کے درمیان مذہب، نسل، جائے پیدائش، رہائش، زبان وغیرہ کی بنیاد پر دشمنی کو فروغ دینا)، دفعہ 353 (عوامی فساد یا بدامنی کا باعث بننے والے بیانات دینا) اور دفعہ 3 ذیلی پیرا 5 (مشترکہ ارادہ یا سازش) کے تحت درج کی گئی۔ سیتابلدی پولیس اسٹیشن کے سینئر انسپکٹر وٹھل سنگھ راجپوت نے ایف آئی آر درج ہونے کی تصدیق کی۔ تاہم، جیسا کہ پہلے بتایا گیا، 19 مئی 2025 تک اس معاملے میں کوئی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی تھی، لیکن تقریب کی ایک ویڈیو ریکارڈنگ کو ثبوت کے طور پر پولیس کے حوالے کیا گیا ہے۔ ناگپور پولیس، خاص طور پر سیتابلدی پولیس اسٹیشن کے سینئر انسپکٹر، نے اپنے ایک بیان میں مبینہ طور پر کہا ہے کہ "جرم تو ہوا ہے"۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ یہ اچھی بات ہے کہ ابھی تک کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا، لیکن وہ اس معاملے میں نامزد تینوں ملزمان پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں تاکہ ان کے کام کرنے کے طریقہ کار کو سمجھ سکیں، کیونکہ ان کے نزدیک انہوں نے "انتہائی خطرناک گانا" گایا ہے۔ ان کے خیال میں یہ صحیح نہیں ہے، آپ فیض احمد فیض کی نظم کیسے گا سکتے ہیں، یہ ایک جرم سرزد ہوا ہے۔ یہ بیان، اگر درست نقل ہوا ہے، تو قانون نافذ کرنے والے ادارے کے ایک ذمہ دار افسر کی جانب سے انتہائی تشویشناک اور جمہوری اقدار کے منافی ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔ لیکن سب سے بڑا اور اہم سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح کے ہتھکنڈوں سے ایسی آوازیں ہمیشہ کے لیے خاموش ہو جائیں گی؟ کیا فیض احمد فیض کی نظمیں گانے والے لوگ ختم ہو جائیں گے؟ کیا اس نظم کو تاریخ کے اوراق سے یا لوگوں کے دلوں سے مٹا دیا جائے گا؟ تاریخ شاہد ہے کہ ایسا ممکن نہیں۔ ہر حکومت، ہر انتظامیہ اور ہر طاقتور ادارے کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں، اقتدار کے ایوانوں میں چہرے بدلتے رہتے ہیں، لیکن جمہوریت، اگر وہ حقیقی جمہوریت ہے، تو وہ بہت سی آوازوں، متنوع خیالات اور مختلف نقطہ ہائے نظر سے بنتی اور پروان چڑھتی ہے۔ "ہزاروں پھولوں کو کھلنے دو" کا مشہور مقولہ صرف باغ میں کھلنے والے رنگ برنگے پھولوں کی بات نہیں کرتا، بلکہ یہ دراصل خیالات، افکار اور نظریات کے ان پھولوں کی طرف اشارہ کرتا ہے جن کا کھلنا کسی بھی معاشرے کی صحت مندی اور ترقی کے لیے ناگزیر ہے، اور وہ کھلیں گے، ضرور کھلیں گے، چاہے حالات کتنے ہی ناسازگار کیوں نہ ہوں۔ فیض کی نظم "ہم دیکھیں گے" درحقیقت جمہوریت کے استحکام، شہریوں کے سیاسی و سماجی شعور کی بیداری، اور اس بنیادی اصول کی بات کرتی ہے کہ حق حکمرانی عوام کا ہے، عوام ہی طاقت کا سرچشمہ ہیں۔ یہ نظم کسی مذہب کے خلاف نہیں، کسی فرقے کے خلاف نہیں، بلکہ یہ ہر قسم کے جبر، آمریت، ناانصافی اور استبداد کے خلاف ایک پرامن، علامتی اور انتہائی موثر احتجاج ہے۔ اسے ملک سے غداری یا کسی مخصوص مذہبی گروہ کے خلاف نفرت پھیلانے کا ذریعہ قرار دینا نہ صرف اس کی ادبی اور تاریخی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش ہے، بلکہ اس کی اصل روح اور پیغام کو مکمل طور پر مسخ کرنے کے مترادف ہے۔ یوں، فیض احمد فیض کی نظم "ہم دیکھیں گے" پر بھارت میں جو ہنگامہ برپا ہے، یا برپا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، وہ دراصل آزادی اظہار رائے پر لگنے والی قدغنوں، اختلاف رائے کو برداشت نہ کرنے کی بڑھتی ہوئی روش، اور نظم کے حقیقی، وسیع تر اور آفاقی مفہوم کو سمجھنے کے بجائے اسے ایک تنگ نظر، متعصبانہ اور مخصوص سیاسی ایجنڈے کی عینک سے دیکھنے کا نتیجہ ہے۔ یہ ایک ایسی تشویشناک صورتحال ہے جو نہ صرف بھارت کی جمہوری اقدار اور آئینی آزادیوں کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے، بلکہ یہ اس بات کی بھی نشاندہی کرتی ہے کہ معاشرے میں عدم برداشت اور فکری گھٹن کس حد تک سرایت کر چکی ہے۔ فیض کی شاعری ظلم کے خلاف مزاحمت کا استعارہ ہے، اور "ہم دیکھیں گے" اسی مزاحمت کا لازوال ترانہ ہے، جسے دبانے کی ہر کوشش بالآخر ناکام ہی ہوگی۔

حج عالمی سطح پر مسلمانوں کے اتحاد اور انسانی مساوات کا مظہر

حج، قدسی صفات برگزیدہ بندوں کے خودسپردگی کی زندۂ جاوید یادوں کی عملی مشق۔مولانا خلیل احمد ندوی نظامی

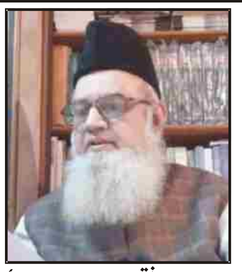

حیدرآباد۔21رمئی (راست) ایمانیات کی تلقین کے بعد مسلمان پر نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج فرض ہوجاتے ہیں، ان پانچ اعمال کو ارکانِ اسلام کہتے ہیں جن پر اسلام کی عمارت قائم ہے۔ان اعمال کی تکمیل کا حیاتِ انسانی پر بڑا اثر ہوتا ہے۔فریضۂ حج اپنے اندر ایمان ویقین، اطاعت وفرمانبرداری اور ایثار وقربانی کا تاریخی پسِ منظر لیے ہوئے ہے،اِس پس منظر کو نگاہ میں رکھ کر اگر دیارِ مقدسہ میں نقل وحرکت کی جائے تو اندرونی کیفیات کا عالم ہی نرالا ہوتا ہے۔حج کی عظمت اللہ تعالیٰ کی ایک نہایت مخلص، جاں نثار اور اس کے حکم پر فدا ہونے والے حضرت ابراہیمؑ اور اُن کے فرزند حضرت اسمٰعیلؑ اور اہلیہ حضرت ہاجرہؑ کے یادگار اعمال کے مجموعہ سے جڑی ہوئی ہے۔اعمالِ حج کا بیشتر حصہ ان قدسی صفاتِ برگزیدہ بندوں کے خودسپردگی کی جیتی جاگتی یادوں کا عملی مظاہرہ ہے۔مقدس وادیوں اور پہاڑوں کے دامن میں موجود ان پنہاں جذبات سے دلوں کو گرمانے کیلئے شمعِ محمدیؐ کے پروانے ہر سال لاکھوں کی تعداد میں دُنیا کے کونے کونے سے جمع ہوکر احرام کی دو چادریں جسم سے لپیٹے کبھی خانۂ کعبہ کا والہانہ طواف کرتے ہیں تو کبھی صفاومروہ کے درمیان دوڑ لگاتے ہوئے دینِ اسلام کی سربلندی کیلئے اللہ کی جانب سے عطا کردہ انعامات کو دُہراتے ہیں اور باطل کی بیخ کنی اور اپنے حبیبؐ کی امداد کی دُہائی دیتے ہوئے اپنے لئے رحمت ومغفرت کی بھیک مانگتے ہیں۔مولانا خلیل احمد ندوی نظامی، سابق ماہر کتبات محکمۂ آثارِ قدیمہ، چیئرمین صمدانی گروپ آف ایجوکیشنل اینڈ ووکیشنل انسٹیٹیوٹس، کمپیوٹر ٹریننگ اینڈ لینگویجس سنٹر (NCPUL) وفانوسِ آگہی (تاریخ اسلام وثقافتِ اسلامیہ سے نئی نسل کو واقف کرانے کیلئے کل ہند سطح پر انٹراسکولس/کالجس مقابلۂ جات) حیدرآباد نے کہا: میدانِ عرفات میں اپنے خدا سے عہد کرتے ہیں کہ طاعات میں غفلت نہیں برتیں گے، اپنی حاضری کی بار بار دہائی دے کر اپنی جان، اپنا مال اور اپنی صلاحیتوں کو اللہ کی نذر کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔حج عالمی سطح پر مسلمانوں کے اتحاد، تنظیم اور انسانی مساوات کا مظہر ہے، جس کی مثال کسی اور مذہب یا نظریہ میں نہیں ملتی، اسلام نے ہمیشہ اجتماعیت پر زور دیا ہے۔نمازِ باجماعت کے ذریعہ اس کی مشق کرائی جاتی ہے۔اپنے سرمایہ کا معتدبہ حصہ حج کے نام صرف کرتے ہوئے طویل سفر اور تھکا دینے والے مراحل سے گزرنے والوں کیلئے یہ چیز ضروری ہے کہ وہ حج سے متعلق تمام احکام اور مسائل سے آگہی حاصل کریں۔ایک ایک رکن کی حقیقت پر غور کریں، اس کے صلے میں حاصل ہونے والی کیفیات کو اپنے اندر جذب کریں اور خود صالح تبدیلی کے عزم کے ساتھ اس فریضہ کی تکمیل کریں۔حج کے ذریعہ حاصل ہونے والی نعمتوں میں اللہ کے راستہ میں جدوجہد کی توفیق، طاغوتی طاقتوں سے مقابلہ میں آسانی، نفسِ امارہ پر کنٹرول، ریاکاری سے اجتناب اور اللہ کی نشانیوں کا دیدار نصیب ہوتا ہے۔حج کے ادائیگی کی استطاعت ہونے کے باوجود ترک کرنے پر بڑی وعیدیں آئی ہیں۔حج کہتے ہیں احرام کی حالت میں خانۂ کعبہ کا طواف کرنا اور مناسک بجالانا، مخصوص وقت میں میدانِ عرفات میں ٹھہرنا، یہ ہر مسلمان عاقل بالغ آزاد پر فرض ہے جو اتنے مال کا مالک ہو جس سے حج کا خرچہ پورا ہوتا ہو اور اس دوران اہل وعیال کیلئے خرچ کا انتظام بھی ہو۔اس کے تین فرائض ہیں؛ احرام، وقوفِ عرفہ اور طوافِ زیارت۔حج یا عمرہ کی نیت سے میقات پہنچ کر دو چادریں پہننا اور تلبیہ پڑھنے کو احرام کہتے ہیں۔احرام کے اوقات میں مرد کو سلے ہوئے کپڑے پہننا منع ہے، عورت پہن سکتی ہے۔مرد کو سرڈھانکنا منع ہے جبکہ عورت کا سرڈھانکنا واجب ہے۔مرد تلبیہ باآواز بلند پڑھے اور عورت آہستہ۔9رذوالحجہ کی ظہر سے دسویں کی صبح صادق تک میدانِ عرفات میں ٹھہرنا وقوفِ عرفہ کہلاتا ہے۔خانۂ کعبہ کے اردگرد چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں۔حج کا نظام العمل اس طرح ہے کہ 8رذوالحجہ حالتِ احرام میں مکہ سے منیٰ روانگی، رات منیٰ میں گزارنا، 9رذوالحجہ کو عرفات میں ظہر وعصر کی نمازیں ظہر کے وقت میں قصر وجمع کی شکل میں ادا کرنا اس کے بعد غروبِ آفتاب تک عرفات میں ٹھہر کر پھر مزدلفہ روانہ ہونا، وہاں مغرب وعشاء ایک ساتھ پڑھنا، رات مزدلفہ میں گزار کر 10رذوالحجہ کو فجر کے بعد منیٰ روانہ ہونا؛ منیٰ کے اعمال میں جمرۂ عقبہ کی رمی، قربانی، سر کے بال منڈوانا یا کتروانا، طوافِ زیارت، رات منیٰ میں گزارنا، 11رتاریخ کو زوال کے بعد تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا، رات منیٰ میں گزار کر 12رتاریخ کو زوال کے بعد تینوں شیطانوں کو کنکریاں مار کر غروبِ آفتاب سے پہلے منیٰ سے روانہ ہوجانا۔حج میں اللہ تعالیٰ نے بیشمار فوائد ودیعت کر رکھے ہیں۔ان کے بہترین اثرات کو اپنے اندر محسوس کرنا اُسی وقت ممکن ہے جب ان اعمال وعبادات کو پورے خشوع وخضوع، اخلاص واستحضار کے ساتھ اس کے تمام حرکات وسکنات اور آداب ومستحبات کی مکمل پاسداری کرتے ہوئے ادا کیا جائے۔محض خانہ پُری اور ریاکاری کا معاملہ نہ ہو؛ کیونکہ اس کی وجہ سے نہ صرف قبولیت پر اثر پڑتا ہے بلکہ اس کے روحانی اثرات سے بھی محرومی ہوجاتی ہے۔حج ایک ایسی عبادت ہے جو حاجی کی زندگی کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔

حاجی عبدالصمد مومن بی جی پی اسپتال جلد کھولا جائے،قربانی سینٹر کا معائنہ کرکے جگہ ہموار کی جائے

لوک ہند پارٹی کی جانب سے کمشنر کو میمورنڈم پیش

بھیونڈی: 21رمئی (شارف انصاری):- لوک ہند پارٹی کے صدر الحاج بدیع الزمان خان اور شہر کے معزز حضرات نے آج کمشنر اور ایڈمنسٹریٹر بھیونڈی نظام پور شہر مہانگر پالیکا کو ایک میمورنڈم پیش کیا، جس میں حاجی عبدالصمد مومن بی جی پی ہسپتال، منڈئی بھیونڈی مغرب کے افتتاح، مینا تائی ٹھاکرے ہال کا افتتاح، پراپرٹی ٹیکس میں اضافہ نہ کرنے، اسٹیڈیم کو بہتر بنانے، قربانی کے تہوار کے دوران سلاٹر ہاوس وقربانی سینٹر کی جگہ کو ہموار کرکے سڑک کی مرمت، اور بھیونڈی کے پرانے علاقوں کا معائنہ کرکے بہتر منصوبہ بندی کرنے سمیت کئی اہم مطالبات پیش کیے گئے

میمورنڈم کے اہم نکات:

حاجی عبدالصمد مومن بی جی پی ہسپتال، جو دہائیوں پرانا ہسپتال ہے جسے مرحوم عبدالصمد مومن نے اپنے خرچ سے تعمیر کیا تھا۔اب بلدیہ نے اس کی تعمیر نو کی ہے، کو فوری طور پر عوام کے لئے کھولا جائے۔یہ ہسپتال بھیونڈی مغرب کا واحد صحتی مرکز ہے اور اس کا افتتاح عوامی صحت کے لیے انتہائی ضروری ہے۔- پراپرٹی ٹیکس میں اضافہ نہ کیا جائے۔- اسٹیڈیم کو بہتر بنایا جائے۔-قربانی کے موقع پر سلاٹر ہاوس اور قربانی کے سینٹر کی جگہ کو ہموار کرکے سڑک کی مرمت کی جائے۔ایڈوکیٹ یاسین مومن صاحب نے التجا کی کہ کمشنر صاحب بھیونڈی کے پرانے علاقوں کا دورہ کرکے بہتر منصوبہ بندی کریں۔

لوک ہند پارٹی کے رہنماؤں کا مطالبہ:

لوک ہند پارٹی کے صدر بدیع الزمان خان نے کہا کہ اگر ہسپتال کا افتتاح ایک ہفتے کے اندر نہیں کیا گیا تو لوک ہند پارٹی کی جانب سے ہسپتال کے احاطے میں مفت میڈیکل کیمپ لگایا جائے گا۔انہوں نے زور دے کر کہا کہ ہسپتال کا افتتاح عوام کی دیرینہ خواہش ہے اور اس سے بھیونڈی کے لوگوں کی زندگیوں پر مثبت اثر پڑے گا۔نیز بابائے قوم اور بابائے پاورلوم صنعت حاجی عبدالصمد مومن مرحوم کو شہر کی جانب سے خراجِ عقیدت پیش ہوسکے گی۔لوک ہند پارٹی کے صدر بدیع الزماں خان، سینئر وکیل اور قانونی مشیر ایڈوکیٹ یاسین مومن، ڈاکٹر یحییٰ قاضی، نسیم پٹیل، ایڈوکیٹ سرفراز انصاری، مسعود مومن، اور ڈاکٹر شمیم احمد خان وفد میں شامل تھے۔عوامی فلاح وبہبود کے لیے یہ اقدامات نہایت اہم ہیں، اور امید کی جارہی ہے کہ متعلقہ حکام جلدازجلد ان مطالبات پر عملدرآمد کریں گے۔کمشنر انمول ساگر نے ٹیکس میں ستائیس فیصد بڑھوتری کو افواہ قرار دیا۔اور کہا کہ ہم عوامی مفاد کو ترجیح دینگے۔وفد کے مطالبات پر جلد عمل کروانے کا وعدہ کیا۔لوک ہند پارٹی کے مطالبات شہر کی ترقی اور عوامی فلاح بہبود سے جُڑے ہیں۔اُمیّد ہے کہ انتظامیہ جلدازجلد مثبت اقدامات کرے گی۔

غزہ میں انسانی امداد کی اجازت دی جائے

پوپ لیو کی اسرائیل سے اپیل

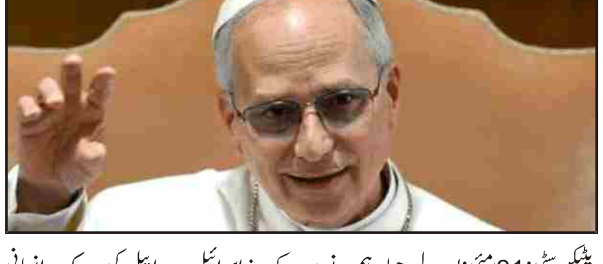

ویٹیکن سٹی: 21رمئی: پوپ لیو چہاردہم نے بدھ کے روز اسرائیل سے اپیل کی ہے کہ وہ انسانی امداد کو غزہ میں داخل ہونے کی اجازت دے۔انہوں نے فلسطینی انکلیو کی صورتِ حال کو"مزید تشویشناک اور افسوسناک"قرار دیا۔پوپ نے سینٹ پیٹرز سکوائر میں عمومی سامعین سے اپنے ہفتہ وار خطاب کے دوران کہا،"میں اپنی پرجوش اپیل کی تجدید کرتا ہوں کہ منصفانہ انسانی مدد کے داخلے کی اجازت دی جائے اور دشمنی ختم کی جائے جس کی تباہ کن قیمت بچے، بوڑھے اور بیمار ادا کرتے ہیں۔"مرحوم پوپ فرانسس کی جگہ لینے کے لیے آٹھ مئی کو سابق کارڈینل رابرٹ پریوسٹ لیو کیتھولک چرچ کے رہنما منتخب ہوئے۔وہ اپنا عہدہ سنبھالنے کے ابتدائی ہفتوں میں کئی بار غزہ کی صورتِ حال کا ذکر کرچکے ہیں۔اپنے پہلے اتوار کو 11 مئی کو ایک پیغام میں نئے پوپ نے فوری جنگ بندی اور حماس کے زیرِ حراست تمام اسرائیلی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔اسرائیل نے پیر کو کہا کہ وہ غزہ میں 11 ہفتوں کی ناکہ بندی کے بعد امداد کی اجازت دے دے گا لیکن اقوامِ متحدہ نے کہا کہ منگل تک کوئی امداد تقسیم نہیں کی گئی۔لیو کی یہ اپیل برطانوی وزیرِ اعظم کیئر سٹارمر کے اِس اعلان کے ایک دن بعد سامنے آئی ہے کہ ان کی حکومت نے اسرائیل کے ساتھ آزادانہ تجارتی مذاکرات روک دیئے اور غزہ کی صورتِ حال پر برطانیہ میں اسرائیلی سفیر کو طلب کیا ہے۔اسرائیل نے کہا ہے کہ اس کا ناکہ بندی کا مقصد فلسطینی مزاحمت کاروں کو امدادی رسد کا رخ موڑنے اور ضبط کرنے سے روکنا ہے۔حماس نے ایسا کرنے سے انکار کیا ہے۔

اسرائیل نے غزہ میں نامعقول حد تک ناکافی امداد کی اجازت دی ہے: ایم ایس ایف

جنیوا: 21رمئی: ایم ایس ایف کے امدادی گروپ نے بدھ کے روز کہا کہ اسرائیل نے جنگ سے تباہ حال غزہ میں جتنی امداد کی اجازت دینا شروع کی ہے، وہ تقریبا ناکافی ہے اور یہ"محاصرہ ختم ہونے کا ڈرامہ کرنے کے لیے ایک سراب ہے"جو حقائق کی پردہ پوشی کرتا ہے۔غزہ میں اپنی شدید فوجی مہم ترک کرنے اور علاقے میں امداد کی اجازت دینے کے لیے اسرائیل وسیع پیمانے پر بین الاقوامی دبا میں ہے۔غزہ میں انسانی ہمدردی کے اداروں کا خیال ہے کہ مکمل ناکہ بندی نے خوراک اور ادویات کی شدید قلت پیدا کردی ہے۔"اسرائیلی حکام نے مہینوں کے فضائی محاصرے کے بعد غزہ میں نامعقول حد تک ناکافی امداد کی اجازت دینے کا جو فیصلہ کیا ہے، وہ لوگوں کو فاقوں سے مارنے کے الزام سے بچنے کے ارادے کی نشاندہی کرتا ہے جبکہ اس طرح درحقیقت وہ بمشکل زندہ رہ رہے ہیں،" میڈیسن سانز فرنٹیئرز (ڈاکٹرز وداٹ بارڈرز) کے ایمرجنسی رابطہ کار پاسکل کوسارڈ نے کہا۔ایم ایس ایف نے بیان میں کہا، "یومیہ سو ٹرکوں کی موجودہ اجازت بدقسمتی سے ناکافی ہے جبکہ صورتِ حال بہت سنگین ہے۔

یونیسیف کے اشتراک سے مانو میں

آج روڈ سیفٹی پر شعور بیداری پروگرام کا انعقاد

حیدرآباد 21 مئی (پریس نوٹ) شعبہ ترسیل عامہ وصحافت، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی جانب سے یونیسیف انڈیا کے تعاون سے 22 مئی 2025 کو یونیسیف نیشنل میڈیا کنسلٹیشن آن روڈ سیفٹی اینڈ سسٹم اسٹرینتھننگ کا اہتمام کیا جارہا ہے۔پروفیسر محمد فریاد، ڈین وصدر شعبہ ترسیل عامہ وصحافت کے بموجب اس شعور بیداری پروگرام کی صدارت پدم شری پروفیسر سید عین الحسن کریں گے اور کلیدی خطبہ دیں گے۔قابل ذکر مقررین اور معززین میں محترمہ ظفرین چودھری، چیف آف کمیونیکیشن، ایڈوکیسی اینڈ پارٹنرشپس، یونیسیف انڈیا؛ مسٹر رومن چیسا، چیف ایگزیکٹو آفیسر، (Abertis CompanyISADAK)؛ ڈاکٹر زیلام تفیسے، چیف، یونیسیف حیدرآباد فیلڈ آفس؛ مسٹر پی شیوشنکر، ریجنل آفیسر، NHAI حیدرآباد؛ اور جناب سریندر موہن، آئی اے ایس، کمشنر، محکمہ ٹرانسپورٹ، حکومت تلنگانہ، مہمانانِ اعزازی ہوں گے۔یونیسیف انڈیا کنٹری آفس کے ہیلتھ اسپیشلسٹ ڈاکٹر سید حبّ علی، بچوں اور نوجوانوں میں روڈ سیفٹی کے شعور کے فروغ سے متعلق ایک تفصیلی پریزنٹیشن پیش کریں گے۔پروگرام کے دوران ایک پینل مباحثہ اور آئیڈیا شیسن سیشن بھی منعقد کیا جائے گا۔

شعبہ فارسی مانو کے یم اے کورس میں داخلے جاری ہیں

حیدرآباد 21 مئی (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد کے شعبہ فارسی و مطالعات وسط ایشیا کے تحت برائے تعلیمی سال 2025-26،حیدرآباد کیمپس، لکھنو کیمپس، سری نگر کیمپس کے لیے ایم اے فارسی میں آن لائن داخلے جاری ہیں۔داخلہ فارم یونیورسٹی کی ویب سائٹ www.manuu.edu.in پر دستیاب ہیں۔آن لائن (online) پر کردہ درخواست فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ 4 جون مقرر ہے۔ڈاکٹر سیدہ عصمت جہاں صدر شعبہ فارسی ومطالعات وسط ایشیا کے بموجب کسی کالج سے گرایجویشن یا مانو کے منظورشدہ مدارس سے مماثل ڈگری کامیاب طلبہ ایم اے فارسی میں داخلے کے اہل ہونگے۔مانو کی جانب سے مدارس کی تسلیم شدہ لسٹ مانو کی ویب سائٹ پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے ایم اے فارسی دوسالہ ریگولر کورس ہے جو 4 سمسٹرس پر مشتمل ہے نصاب عصری تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے۔فارسی زبان کے ساتھ انگریزی زبان اور کمپیوٹر کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ایم اے کی تکمیل کے بعد طلبہ تحقیق وتدریس کے علاوہ سرکاری وغیر سرکاری شعبہ جات میں اعلیٰ عہدوں پر اپنی خدمات انجام دے سکتے ہیں۔شعبہ فارسی کے فارغ التحصیل کئی طلبہ مختلف ملٹی نیشنل کمپنیوں میں اعلیٰ مشاہرہ پر برسرکار ہیں۔طلبہ کیلئے شاندار لائبریری، ہیلتھ سنٹر، طلباء و طالبات کے لیے علیحدہ علیحدہ کشادہ ھاسٹلس، جدید ترین کمپیوٹر لیاب، وائی فائی انٹرنیٹ سے لیس خوبصورت وسیع وعریض پرسکون کیمپس، کھیل کود کے لیے وسیع پلے گراونڈس، ان کی ہمہ جہت ترقی کو یقینی بناتے ہیں۔شعبہ فارسی ومطالعات وسط ایشیا مانو حیدرآباد کیمپس میں داخلہ کے خواہشمند طلبہ مزید تفصیلات کیلئے مندرجہ ذیل فون نمبرات ڈاکٹر عزیز بانو 9441928045، ڈاکٹر ایم۔ڈی رضوان، 9844963518 ڈاکٹر افتخار احمد، 9933119692 پر آفس کے اوقات کار میں رابطہ کرسکتے ہیں۔

چاپدانی میں اقرا ماڈل اکاڈمی کا جلسہ تقسیم انعامات وذولسانی مشاعرہ

چاپدانی:21رمئی: چاپدانی کی زرخیز علمی وادبی سرزمین پر مورخہ 19/ مئی 2025 بروز سوموار شام 5/ بجے اقرأ ماڈل اکاڈمی چاپدانی کے زیرِ اہتمام ہائی مدرسہ مادھیامک/ ہائر سیکنڈری 2025 کے کامیاب طلباء و طالبات کے لیے ایک جلسہ تقسیمِ انعامات کا انعقاد ہوا اور بعد نماز مغرب تارات ساڑھے نو بجے اقرأ پبلک لائبریری کے زیرِ اہتمام ایک شاندار کوی سمّیلن و مشاعرہ بھی اسی اسٹیج پر کامیابی سے ہم کنار ہوا۔جلسہ تقسیمِ انعامات اور مشاعرے دونوں کی صدارت سابق ڈبلیو بی سی ایس افسر محترم غلام سرور (صدرِ محترم اقرأ ماڈل) نے کی اور مکمل تقریب کی نظامت کے فرائض خواجہ احمد حسین کانکی نارہ نے ادا کیے۔ٹیا برج کے کہنہ مشق اور صاحبِ کتاب شاعر علیم الدین علیم کو اقرأ پبلک لائبریری کے لئے کتابیں عطیہ کرنے پہ استقبالیہ بھی دیا گیا۔مشاعرے میں سنجیدہ اور سخن فہم سامعین کی خاصی تعداد کی موجودگی میں ایک جانب جہاں خضر پور کے ماہرفن شاعر و ادیب جناب اسماعیل نظر، بزرگ شاعر جے نارائین غازی پوری، شاہد لطیف، رنجیت بھارتی، مفتاح اعظمی اور رمیش سیلانی نے حاضرین کو خوب محظوظ کیا وہیں دوسری جانب مارواڑی کل حاجی نگر کے خوش گلو شاعر جناب ابرار ساگر نے اپنی شاعری اور آواز سے سحر کاری کی۔اس کے بعد کوچ بہار انجینئرنگ کالج کے استاد علی شاہد دلکش نے اپنی مترنم وشیریں آواز میں غزلیں پیش کیں۔ان کی شاعری سے متاثر ہوکر ناظمِ مشاعرہ خواجہ احمد حسین نے کہا کہ نئی نسل میں جو چند جواں سال شعراء ابھر کر سامنے آئے ہیں ان میں ایک اہم نام علی شاہد دلکش کا بھی ہے۔ان کے کلام ملک اور بیرون ملک کی زینت ہوا کرتے ہیں۔ناظم مشاعرہ خواجہ احمد حسین کی نظامت کا چرچا بھی خوب رہا۔ان کی نظم (بچھڑی ہوئی ماں کے نام) نے سامعین کی آنکھوں کو نم کردیا۔صدر مشاعرہ سابق ڈبلیو بی سی ایس افسر غلام سرور صاحب کے صدارتی گفتگو وکلام کے بعد کامیاب تقریب مکمل ہوئی۔پروگرام کے روحِ رواں جناب غلام محمد نے اعلان کیا کہ بہت جلد ایک اردو-ھندی ادبی تنظیم کا قیام عمل میں آئے گا۔اسکول کے ہیڈ ماسٹر وتمام اساتذہ نے تقریب کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون کیا۔

بھیونڈی کامن روڈ کی خستہ حالی پر کانگریس پریاورن وبھاگ کا"راستہ روکو"احتجاج کا اعلان

مہاراشٹر پردیس کانگریس کمیٹی (پریاورن وبھاگ) کے صدر سمیر ورتک نے عوام کی مشکلات پر حکومت کو گھیرتے ہوئے 26مئی کو احتجاج کا اعلان کیا

بھیونڈی: 21رمئی (شارف انصاری): کانگریس کے سینئر رکن اور معروف سوشل ورکر پرویز خان (پی کے) نے بتایا کہ مہاراشٹرا پردیش کانگریس کمیٹی کے ماحولیات ونگ کے صدر سمیر سُبھاش ورتک نے بھیونڈی کامن روڈ کے خطرناک اور تباہ حال راستے کے خلاف آواز بلند کرتے ہوئے"راستہ روکو"احتجاج کا اعلان کردیا ہے، جو 26 مئی 2025 کو کیا جائے گا۔پرویز خان (پی کے) نے لیٹر کے حوالے سے بتایا کہ موصوف نے اپنے لیٹر میں اس سڑک کی بدحالی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بھیونڈی کامان روڈ، جو کہ دو اضلاع کو جوڑتا ہے، نہایت ہی خراب حالت میں ہے اور یہ راستہ متعدد حادثات کی وجہ بن چکا ہے۔اس سڑک سے روزانہ سیکڑوں گاڑیاں گزرتی ہیں، لیکن حکومت کی جانب سے اب تک کوئی مناسب اقدام نہیں اٹھایا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ اب برسات کا موسم قریب ہے اور یہ سڑک مزید خطرناک ہوچکی ہے۔مسافروں کی جان کو لاحق خطرات کے باوجود انتظامیہ کی خاموشی قابل افسوس ہے۔سمیر ورتک نے واضح کیا کہ عوامی دباؤ ڈالنے کے لیے 26 مئی کو"راستہ روکو"تحریک چلائی جائے گی تاکہ حکومت اور متعلقہ محکمے فوری کارروائی پر مجبور ہوں۔انہوں نے سرکاری محکموں کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر بروقت کارروائی نہ ہوئی تو عوامی احتجاج مزید شدت اختیار کرے گا اور اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔یاد رہے کہ یہ لیٹر کانگریس کے سینئر رکن اور معروف سوشل ورکر پرویز خان (پی کے) کی جانب سے میڈیا کو فراہم کیا گیا۔پرویز خان (پی کے) اپنے ساتھیوں اور ماحولیات کے رضاکاروں کے ساتھ اس وفد میں شامل تھے۔

نجیب ملا تھانے شہر ضلع راشٹروادی کانگریس پارٹی کے صدر نامزد

کلیان، ڈومبیولی اور بھیونڈی کے کارڈینیٹر کی اضافی ذمہ داری بھی سونپی گئی

تھانے:21رمئی (آفتاب شیخ) راشٹروادی کانگریس پارٹی (این سی پی) کے سینئر رہنما اور تھانے کے سابق اپوزیشن لیڈر نجیب ملا کو راشٹروادی کانگریس پارٹی کا تھانے شہر (ضلع) صدر نامزد کیا گیا ہے۔یہ تقرری این سی پی سربراہ ونائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی ایما پر مہاراشٹر پردیش صدر سنیل تٹکرے نے کی ہے، اور ساتھ ہی انہیں کلیان، ڈومبیولی اور بھیونڈی کا کارڈینیٹر بھی مقرر کیا گیا ہے۔نجیب ملا ایک تجربہ کار اور مقبول عوامی رہنما ہیں جنہیں بہترین تنظیمی صلاحیتوں کے باعث تھانے میں جانا پہچانا جاتا ہے۔وہ مسلسل چار بار میونسپل کارپوریٹر، اپوزیشن لیڈر اور تھانے شہر ضلع این سی پی کے صدر رہ چکے ہیں۔علاوہ ازیں وہ کوکن مرکنٹائل بینک کے سابق چیئرمین بھی رہ چکے ہیں اور کوکن گریجویٹس حلقہ سے عوامی نمائندگی کے لیے سرگرم رہے ہیں۔حال ہی میں انہوں نے ممبرا-کلوا اسمبلی حلقہ سے انتخاب بھی لڑا تھا اور کوکن کے علاقوں میں ان کی مضبوط عوامی پکڑ ہے۔وہ اس وقت مہاراشٹر این سی پی کے جنرل سیکریٹری اور اقلیتی شعبہ کے انچارج کی حیثیت سے بھی اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔پارٹی کے سینئر قائدین نے نجیب ملا کی تقرری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کی قیادت میں تھانے شہر میں پارٹی مزید مضبوط ہوگی اور آئندہ انتخابات میں اس کا فائدہ پارٹی کو ضرور حاصل ہوگا۔اس موقع پر نجیب ملا نے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار، ریاستی صدر سنیل تٹکرے اور دیگر تمام سینئر لیڈران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس اعتماد پر پورا اترنے کا عزم ظاہر کیا۔انہوں نے کہا کہ وہ کارکنان کو متحد کرکے تھانے میں پارٹی کو مستحکم کریں گے اور آنے والے انتخابات کے لیے پوری تیاری کے ساتھ میدان میں اتریں گے۔نجیب ملا کی اس تقرری سے نہ صرف پارٹی کارکنان بلکہ ان کے حامیوں میں بھی جوش وخروش کی لہر دوڑ گئی ہے۔تھانے، کلیان، ڈومبیولی اور بھیونڈی میں پارٹی کے عہدیداروں وکارکنان نے مبارکباد پیش کی ہے۔سابق رکن پارلیمنٹ اور این سی پی رہنما آنند پرانجپے سمیت دیگر قائدین نے بھی ان کی تقرری کا خیرمقدم کیا اور مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔تقرری کے اعلان کے ساتھ ہی مبارکباد دینے والوں کا تانتا لگ گیا ہے، جس سے پارٹی کے اندر نیا جوش اور حوصلہ محسوس کیا جارہا ہے۔

شاہ پور کی ویلک کاتکاری واڑی میں کم عمری کی شادی روکی گئی

انتظامیہ کی بروقت کارروائی، کم عمر بچی کا مستقبل بچالیا گیا

تھانے:21رمئی (آفتاب شیخ): شاہ پور تعلقہ کے ویلک کاتکاری واڑی میں ایک بچی کی کم عمری میں شادی کو بروقت کارروائی کے ذریعے روکتے ہوئے انتظامیہ نے ایک اہم کامیابی حاصل کی ہے۔20 مئی 2025 کو پیش آنے والے اس واقعے میں متعدد محکمہ جات اور اداروں نے مشترکہ طور پر کارروائی کرتے ہوئے بچپن کی شادی کو انجام تک پہنچنے سے روک دیا۔اس کارروائی میں چائلڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ آفیسر دھناشری سالونکھے، کسارا پولیس اسٹیشن کے انسپکٹر سریش گاویت، سب انسپکٹر ساگر جادھو، ضلع خواتین وبچوں کی ترقیات دفتر کی نمائندہ دیپالی کامبلے، سیوا سماجک سنستھا سے سوریکھا ویشے، کسارا-1 کی سپروائزر اور بی بی پراجیکٹ کی چیف سیوکا کویتا جگتاپ نے بھرپور شرکت کی۔چیف سیوکا کویتا جگتاپ نے جیسے ہی اس مجوزہ شادی کی اطلاع پائی، فوری طور پر کارروائی کی اور بچی کی زندگی کو نئی سمت دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ضلع میں گزشتہ دو برسوں کے دوران کم عمری کی شادیوں کی روک تھام کے لیے کی جانے والی کوششوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔سال 2024 میں ایسے 18 معاملات کو روکا گیا جبکہ 2025 کے ابتداء سے اب تک 6 معاملات میں انتظامیہ نے فوری کارروائی کرتے ہوئے بچپن کی شادی کو ہونے سے روکا ہے۔یہ اعداد وشمار انتظامیہ کی چوکسی اور مسلسل بیداری مہم کی کامیابی کا ثبوت ہیں۔اس کامیاب مداخلت پر ڈسٹرکٹ پروگرام آفیسر سنجے باگل نے پوری ٹیم کی ستائش کرتے ہوئے کہا،"بچوں کی شادی جیسے سماجی مسئلے کے خلاف کارروائی ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے۔میں پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے ایک بچی کا مستقبل سنوارنے کے لیے بروقت قدم اٹھایا۔"چائلڈ ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، پولیس انتظامیہ، ضلع خواتین وبچوں کی ترقیات دفتر، اور این جی اوز کے اشتراک سے کی جانے والی یہ کارروائی معاشرے کے لیے ایک مثال بن چکی ہے۔ضلع پریشد تھانے نے یقین دہانی کرائی ہے کہ بیداری کی سرگرمیاں اور عوامی تعاون حاصل کرنے کی مہم مزید تیز کی جائے گی تاکہ ایسے حساس معاملات میں کسی کو بھی بے خبری یا لاعلمی کا شکار نہ ہونے دیا جائے۔

بھارت کی تجارتی پابندی کی وجہ سے

بنگلہ دیش کو 770 ملین ڈالر کا نقصان ہوا

نئی دہلی:21رمئی: بنگلہ دیش سے درآمدات پر پابندی لگانے کے ہندوستان کے فیصلے سے پڑوسی ملک میں سرحد پار تجارتی پوائنٹس کے ذریعے آنے والی 770 ملین ڈالر (600,6 کروڑ روپے) کی اشیا متاثر ہونے کی توقع ہے۔تھنک ٹینک گلوبل ٹریڈ ریسرچ انیشیٹو (جی ٹی آر آئی) کے بانی اجے سریواستو نے کہا کہ 618 ملین ڈالر (290,5 کروڑ روپے) کے ریڈی میڈ گارمنٹس کو اب صرف دو ہندوستانی بندرگاہوں کے ذریعے سخت راستے سے گزرنا پڑ رہا ہے۔اس نے بنگلہ دیش کا سب سے قیمتی برآمدی چینل ہندوستان تک محدود کردیا ہے۔سرحد پر لینڈ کسٹم سٹیشنوں کے ذریعے بھارت میں داخل ہونے پر پابندی والی دیگر اشیاء میں پھلوں کے ذائقے والے کاربونیٹیڈ مشروبات، پراسیسڈ فوڈ، کاٹن اور سوتی دھاگے کا فضلہ، پلاسٹک اور پی وی سی تیار شدہ سامان اور لکڑی کا فرنیچر شامل ہیں۔ان اشیاء کی کل قیمت کا تخمینہ تقریباً 153 ملین ڈالر (310,1 کروڑ روپے) لگایا گیا ہے۔ہندوستان کے ڈائریکٹوریٹ جنرل آف فارن ٹریڈ نے ہفتے کے روز ایک نوٹیفکیشن جاری کیا ہے جس میں فوری طور پر بنگلہ دیش سے ہندوستان میں ریڈی میڈ گارمنٹس، پراسیسڈ فوڈ وغیرہ جیسے سامان کی درآمد پر لینڈ پورٹ پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ہدایت کے مطابق، بنگلہ دیش سے تمام قسم کے ریڈی میڈ ملبوسات کسی بھی زمینی بندرگاہ سے درآمد نہیں کیے جاسکیں گے، تاہم، اس کی اجازت صرف نہوا شیوا اور کولکاتہ بندرگاہوں سے ہوگی۔اس سے قبل بھارت نے بنگلہ دیش کے لیے ٹرانس شپمنٹ کی سہولت ختم کردی تھی، جس سے بنگلہ دیش اپنی مصنوعات کو بھارتی بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں کے ذریعے دوسرے ممالک کو برآمد کرسکتا تھا۔چین کے بعد بھارت بنگلہ دیش کا دوسرا بڑا تجارتی شراکت دار ہے۔مالی سال 2022-23 میں بنگلہ دیش اور بھارت کی تجارت تقریباً 16 بلین ڈالر رہی۔انڈسٹری کے اعداد وشمار کے مطابق، بنگلہ دیش نے تقریباً 14 بلین ڈالر کی اشیا درآمد کیں، جب کہ بھارت کو اس کی برآمدات صرف 2 بلین ڈالر رہیں۔

سابق وزیر اعظم آنجہانی راجیو گاندھی کی برسی پر

مہاراشٹر کانگریس کی جانب سے خراج عقیدت پیش کیا گیا

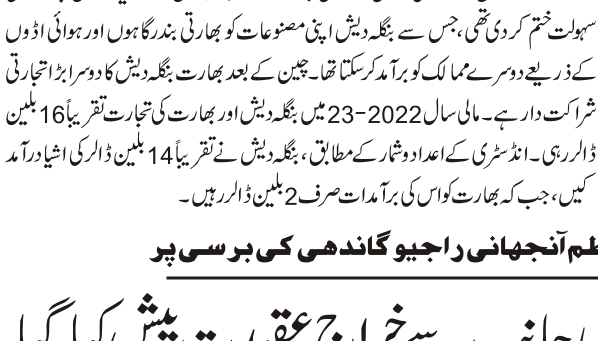

ممبئی: 21رمئی (آفتاب شیخ) مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام سابق وزیر اعظم، بھارت رتن آنجہانی راجیو گاندھی کی برسی پر ایک خصوصی پروگرام منعقد ہوا، جس میں ریاستی کانگریس کے خازن ڈاکٹر امرجیت سنگھ منہاس نے پھولوں نذر کر خراج عقیدت پیش کیا۔راجیو گاندھی نے ہندوستان میں جدید ٹیکنالوجی کے انقلاب کی بنیاد رکھی اور ملک کے عوام کو براہ راست حکومت کے فیصلوں سے جوڑنے کا جو کام انہوں نے شروع کیا تھا، اس کے اثرات آج عالمی سطح پر بھی محسوس کیے جارہے ہیں۔پروگرام میں کانگریس کے نائب صدر گنیش پاٹل، جنرل سکریٹری مناف حکیم، راجن بھوسلے، ڈاکٹر گجانن دیسائی، شری رنگ برگے، نام دیو چوان، سبھاش پاکھرے اور راگھویندر شکلا سمیت بڑی تعداد میں کارکنان نے شرکت کی اور راجیو گاندھی کو خراج عقیدت پیش کیا۔پروگرام کا مقصد راجیو گاندھی کی خدمات کو یاد کرنا اور نئی نسل کو اُن کے نظریات سے روشناس کرانا تھا۔

ایک ہی دن میں 2 عادی مجرموں پر محکمہ آبکاری کی کارروائی

ناندیڑ:21 مئی (ورق تازہ نیوز) محکمہ آبکاری کے کمشنر راجیش دیشمکھ، معاون کمشنر (انسداد و تحقیق) پرساد سُروے، ریاستی آبکاری ممبئی اور ناندیڑ ڈویژن کے علاقائی ڈپٹی کمشنر بی ایچ تڈوی کی رہنمائی میں سپرنٹنڈنٹ اتل کانڈے نے ضلعی مجسٹریٹ سے موصولہ احکامات کے مطابق منگل 20 مئی کو رمیش لکشمن گڈم وار اور راماداس جالم سنگھ یروال کو حراست میں لیا ہے۔ مدکھیڑ کے رہائشی رمیش لکشمن گڈم وار (عمر 51 سال) کو بار بار کلورل ہائیڈریٹ جیسے خطرناک کیمیکل سے تیار شدہ جعلی تاڑی فروخت کرتے ہوئے پایا گیا تھا۔ اس شخص سے مہاراشٹر ممنوعہ شراب قانون کی دفعہ 93 کے تحت سب ڈویژنل مجسٹریٹ بھوکر نے ایک سال کی مدت کے لیے نیک رویے کا مچلکہ لیا تھا۔ تاہم اس شخص نے اپنی روش میں کوئی تبدیلی نہ لاتے ہوئے دوبارہ خطرناک کیمیکل ملی جعلی تاڑی فروخت کی، جس کے سبب اس کے خلاف کئی مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ اس کے پیش نظر محکمہ آبکاری بھوکر کے انسپکٹر نے ایم پی ڈی اے (MPDA) کی تجویز پیش کی جسے ضلعی مجسٹریٹ ناندیڑ نے 20 مئی 2025 کو منظوری دے کر حراست کا حکم جاری کیا۔ اس حکم کے تحت اس شخص کو چھترپتی سمبھاجی نگر مرکزی جیل بھیج دیا گیا ہے۔

اسی طرح کنوٹ تعلقہ کے بودھڈی گاؤں کے رہائشی راماداس جالم سنگھ یروال (عمر 35 سال) کو بار بار غیر قانونی دیسی شراب تیار کرتے اور فروخت کرتے ہوئے پکڑا گیا تھا۔ اس شخص سے بھی دفعہ 93 کے تحت ایک سال کے لیے نیک رویے کا مچلکہ لیا گیا تھا، مگر اس نے اپنی روش نہ بدلتے ہوئے بار بار غیر قانونی شراب سازی اور فروخت کا عمل جاری رکھا، جس کے نتیجے میں اس کے خلاف بھی کئی مقدمات درج کیے گئے۔ اس حوالے سے محکمہ آبکاری کنوٹ کے انسپکٹر کی جانب سے ایم پی ڈی اے تجویز پیش کی گئی، جسے ضلعی مجسٹریٹ ناندیڑ نے 20 مئی 2025 کو منظوری دے کر اس کی حراست کا حکم دیا۔ اس حکم کے مطابق اس شخص کو بھی چھترپتی سمبھاجی نگر مرکزی جیل منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ کارروائی ان مجرموں کے لیے سخت تنبیہ ہے جو سزاؤں یا جرمانوں سے نہیں ڈرتے اور غیر قانونی شراب کے کاروبار میں ملوث ہیں۔ ایسے افراد اگر بار بار جرم کرتے ہیں یا دفعہ 93 کے تحت لیے گئے بندھن نامے کی خلاف ورزی کرتے ہیں یا کسی بھی صورت میں غیر قانونی شراب کی خرید و فروخت میں ملوث پائے جاتے ہیں تو ان کے خلاف بھی ایم پی ڈی اے کے تحت کارروائی کر کے براہِ راست جیل بھیجا جائے گا۔ اس کارروائی میں انسپکٹر جاوید قریشی، نائب انسپکٹر رام پرساد پاوار، امیت آڈھلکر، بلی رام اتھر، شیو داس کُبڑے، سب انسپکٹر محمد رفی، جوان وکاس ناگماواڑ، اروند جادھو، نشیکانت بھوکرے، محترمہ دھنشری ٹمبھورنے، امول راٹھوڑ اور دیگر شامل تھے، جبکہ سب انسپکٹر بالاجی پاوار نے اس کارروائی میں خصوصی محنت کی۔

ریاست میں دنوں تک موسلا دھار بارش کی پیش گوئی

ممبئی:21/مئی۔ (ورق تازہ نیوز) کرناٹک کے قریب سمندر میں بن رہے کم دباؤ کے علاقے کے سبب موسم میں نمایاں تبدیلیاں متوقع ہیں۔ ان تبدیلیوں کے مطابق، بدھ، جمعرات اور جمعہ کو کوکن اور وسطی مہاراشٹر میں موسلا دھار سے انتہائی موسلا دھار بارش کا امکان محکمہ موسمیات نے ظاہر کیا ہے۔ ممبئی سمیت کوکن اور پورے مہاراشٹر میں 31 مئی تک مانسون سے پہلے کی بارش ہونے کا امکان ہے۔ 21 سے 31 مئی کے درمیان ممبئی سمیت پورے کوکن میں زوردار سے انتہائی زوردار بارش کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ موسم کی اس تبدیلی کی وجہ سے مہاراشٹر میں دن کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت اور صبح کا کم سے کم درجہ حرارت اوسط سے کم ہی رہنے کا امکان ہے۔ درجہ حرارت ایسی ہی حالت میں برقرار رہنے کی توقع ماہر موسمیات مانک راؤ کھولے نے ظاہر کی ہے۔ سندھودرگ، رتناگری، ناسک، اہلیہ نگر، پونے، ساتارا، سانگلی، کولہاپور، سولاپور، دھاراشیو، لاتور، بیڑ، پربھنی اور ناندیڑ اضلاع میں بارش کا زیادہ اثر رہنے کا امکان ہے۔ 27 ہزار ہیکٹر کو نقصان، پنچنامہ کرنے کے احکامات: بے وقت بارش کے سبب ریاست میں 27 ہزار ہیکٹر فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔ امراوتی میں 13 ہزار اور ناسک میں 5,850 ہیکٹر فصلوں کو نقصان ہوا ہے، یہ اطلاع وزیر زراعت مانک راؤ کوکاٹے نے دی۔ جلد از جلد پنچنامہ کر کے رپورٹ پیش کرنے کے احکامات جاری کیے گئے ہیں۔

وقف ترمیمی قانون کے خلاف ناندیڑ میں 24 مئی کو ہونے والے

اِجلاس عام کی تیاریاں آخری مراحل میں

ناندیڑ: 21/مئی:- حکومت کی جانب سے کچھ دن قبل نافذ کیا گیا وقف ترمیمی قانون 2025 ملک کے آئینی، سماجی، دینی اور قانونی ڈھانچے کے منافی ہے۔ یہ قانون وقف کی خودمختاری، مسلمانوں کے مذہبی حقوق اور آئینِ ہند میں دی گئی اقلیتوں کی مذہبی آزادی پر براہِ راست حملہ ہے۔ وقف ایک ایسا دینی ادارہ ہے جو نہ صرف عبادت گاہوں، تعلیمی اداروں، اور یتیم خانوں کا ذریعہ ہے بلکہ معاشرتی انصاف کا بھی ضامن ہے۔ آئینی اعتبار سے بھی وقف جائیدادیں اقلیتوں کی ملکیت تصور کی گئی ہیں، جن پر حکومت کی جانب سے کوئی غیر شرعی یا غیر آئینی مداخلت ناقابلِ قبول ہے۔ نئے ترمیمی قانون کے تحت وقف بورڈ کے اختیارات سلب کر کے اسے ایک حکومتی ادارے میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، جو آئینی دفعات (آرٹیکل 25 تا 30) کی صریح خلاف ورزی ہے۔ یہ قانون سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے متعدد فیصلوں سے بھی متصادم ہے، جن میں وقف کی خودمختاری کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس تناظر میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے ملک گیر سطح پر اس کالے قانون کے ختم ہونے تک احتجاج کا علم بلند کیا ہے ہمارے شہر ناندیڑ میں بھی تحفظِ اوقاف مسلم پرسنل لا بورڈ کمیٹی، ناندیڑ کے زیرِ اہتمام ایک عظیم الشان ضلع سطحی احتجاجی جلسہ عام کا انعقاد کیا جا رہا ہے، جو بروز ہفتہ، 24 مئی 2025، بعد نمازِ مغرب، مدینۃ العلوم اسکول گراؤنڈ، دیگلور ناکہ پر منعقد ہوگا۔ تحفظِ اوقاف مسلم پرسنل لا بورڈ کمیٹی، ناندیڑ نے تمام دینی، سماجی، تعلیمی تنظیموں، وکلاء، طلبہ، نوجوانانِ ملت اور عام شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس پرامن احتجاج میں کثیر تعداد میں شرکت فرما کر اپنی دینی غیرت، سماجی شعور اور قانونی آگاہی کا عملی ثبوت پیش کریں۔ اس احتجاجی جلسہ عام میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے مرکزی قائدین رہنمائی کرینگے جیسے، حضرت مولانا عمرین محفوظ رحمانی صاحب (سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ)، جناب قاسم رسول الیاس صاحب (ترجمان آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ)، محترم معیز الدین فاروقی صاحب (رُکن آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ)، جناب الیاس خان فلاحی صاحب (رُکن بورڈ، امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند، مہاراشٹر)، جناب رفیع الدین اشرفی صاحب (رُکن آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ)، جناب ضیاء الدین صدیقی صاحب (امیر وحدتِ اسلامی ہند، صدرکل جماعتی وفاق مہاراشٹر)، جناب محمد شفیع صاحب (نائب صدر اس-ڈی-پی-آئی) و دیگر شرکت کرینگے۔ اس اِجلاس عام میں ناندیڑ و اطراف کی عوام سے گزارش ہے کہ وہ بڑی تعداد میں شرکت کریں اس طرح کی اپیل تحفظِ اوقاف مسلم پرسنل لا بورڈ کمیٹی، ناندیڑ کی جانب سے کی گئی ہے۔

کھاد کی دستیابی کے لیے کسان "کروشک ایپ" کا استعمال کریں: محکمہ زراعت کی اپیل

نا ندیڑ:21 مئی (ورق تازہ نیوز) خریف سیزن 2025 جلد شروع ہونے والا ہے۔ اس موقع پر کسانوں کو بازار میں مختلف اقسام کی کھاد دستیاب ہے یا نہیں، اس کے لیے حکومتِ مہاراشٹر نے "کروشک ایپ" تیار کیا ہے۔ اس ایپ کی مدد سے کسان یہ جان سکیں گے کہ ان کے قریبی دکانوں میں کون سی کھاد دستیاب ہے اور کس مقدار میں موجود ہے۔ اس لیے ضلع کے تمام کسانوں سے اپیل ہے کہ وہ اس ایپ کا ضرور استعمال کریں۔

"کروشک ایپ" ڈاؤنلوڈ کرنے کا طریقہ یہ ہے:

گوگل پلے اسٹور پر جا کر "کروشک ایپ" ڈاؤنلوڈ کریں۔

ایپ کھول کر "چاودی" فولڈر میں جائیں، پھر "کھاد دستیابی" کے فولڈر پر کلک کریں۔

اس کے بعد اپنا ضلع اور تعلقہ منتخب کریں۔

اس کے بعد تمام دکانوں کی فہرست، دکانداروں کے موبائل نمبر، دستیاب کھاد کی اقسام اور مقدار کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہو جائیں گی۔

یہ ایپ کسان بھائیوں کے لیے بہت مفید ہے تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ ان کے تعلقہ میں کون سی کھاد کہاں دستیاب ہے۔

ناندیڑ میں موسلا دھار بارش

نشیبی علاقے زیرآب، شہریوں کو شدید مشکلات

ناندیڑ، 22 مئی (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ شہر میں آج شام کو ہونے والی موسلا دھار بارش نے شہری زندگی کو شدید متاثر کیا۔ شام پانچ بجے کے بعد اچانک آسمان پر گھنے بادل چھا گئے اور تیز ہواؤں کے ساتھ بارش کا سلسلہ شروع ہوا، جو کئی گھنٹوں تک جاری رہا۔ اس شدید بارش کے باعث شہر کے تمام نشیبی علاقوں میں پانی بھر گیا۔ سڑکیں ندی نالوں کا منظر پیش کرنے لگیں، جبکہ کئی علاقوں کے انڈر برج بھی مکمل طور پر زیرآب آ گئے، جس کی وجہ سے آمد و رفت کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ شہریوں کو سب سے زیادہ مشکلات اس وقت پیش آئیں جب بارش کے پانی نے گھروں، دکانوں اور دیگر عمارتوں میں بھی داخل ہونا شروع کر دیا۔ کئی مقامات پر گاڑیاں بند ہو گئیں اور ٹریفک کی روانی شدید متاثر ہوئی۔ میونسپل کارپوریشن کی نکاسی آب کی ناقص صورتحال ایک بار پھر بے نقاب ہو گئی، کیونکہ متعدد علاقوں میں گھنٹوں بعد بھی پانی کی نکاسی نہ ہو سکی۔ شہریوں نے بلدیہ انتظامیہ پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ہنگامی بنیادوں پر نکاسی آب کے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق آئندہ 24 گھنٹوں میں مزید بارش کا امکان ہے، جس کے پیش نظر شہریوں کو احتیاط برتنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ محکمہ شہری انتظامیہ نے امدادی ٹیموں کو متحرک کر دیا ہے تاکہ متاثرہ علاقوں میں فوری مدد پہنچائی جا سکے اور ٹریفک نظام کو بحال کیا جا سکے۔ شہریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ غیر ضروری طور پر گھروں سے باہر نہ نکلیں اور نشیبی علاقوں سے گریز کریں۔

ناندیڑ پولیس کی بڑی کارروائی، 132 چوری شدہ موبائل فونز برآمد – 18 لاکھ روپے کی مالیت

ناندیڑ:21 مئی (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع میں مختلف عوامی مقامات اور بازاروں سے چوری کیے گئے موبائل فونز کی بازیابی کے لیے ناندیڑ پولیس نے ایک بڑی کارروائی انجام دی۔ اس کارروائی کی قیادت سپرنٹنڈنٹ آف پولیس شری ابیناش کمار (IPS) نے کی، جس میں خصوصی ٹیموں نے مؤثر حکمت عملی اپناتے ہوئے کامیابی حاصل کی۔ اس آپریشن کے دوران پولیس نے 132 چوری شدہ اور گمشدہ موبائل فونز برآمد کیے، جن کی کل مالیت تقریباً 18 لاکھ 72 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ ان فونز کو ان کے اصل مالکان تک واپس پہنچایا جا رہا ہے۔ پولیس کی جانب سے "مہم سمارٹ فون ریکوری مہم" کے تحت اس کارروائی کو انجام دیا گیا، جس میں ناندیڑ کے مختلف مقامات، اسٹیشن، بازار، جھونپڑ پٹیاں اور دیگر علاقوں سے چوری شدہ فونز کا سراغ لگایا گیا۔ تمام موبائل فونز کا IMEI نمبر ناندیڑ پولیس کے آئی ایم ای آئی سیل میں درج کیا گیا، اور سی ای آئی آر (CEIR) پورٹل پر رپورٹ کی گئی۔ اس کے بعد جس کسی کا فون برآمد ہوا، ان سے رابطہ کر کے تصدیق کے بعد موبائل واپس کیا گیا۔ اس کارروائی میں شامل پولیس افسران میں ڈی وائی ایس پی ناندیڑ اربن، انسپکٹر جنرل، سائبر سیل، تفتیشی افسران، اور جرائم شاخ کے اہلکار شامل تھے۔ ٹیم نے تکنیکی مہارت، سائبر ٹریکنگ، اور دیگر جدید طریقوں سے چوری شدہ فونز کا سراغ لگایا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ شری ابیناش کمار نے عوام سے اپیل کی ہے کہ اگر ان کا موبائل فون چوری ہو جائے تو وہ فوری طور پر CEIR پورٹل

https //:ceir.gov.in

پر رپورٹ درج کریں تاکہ فون کی بازیابی ممکن ہو سکے۔ انہوں نے ناندیڑ پولیس کی ٹیم کو اس کامیاب کارروائی پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ ٹیم پولیس کی تکنیکی مہارت اور عوامی خدمات کے عزم کی عکاس ہے۔

احمد آباد میں 50 بلڈوزروں نے 8500 مکانوں و ڈھانچوں کو کیا نیست و نابود

گجرات کے احمد ا؟باد میں چندولا تالاب کے کنارے بڑے پیمانے پر انہدامی کارروائی انجام دی گئی۔ ایک ساتھ 50 بلڈوزروں نے ایک ہی دن میں تقریباً 8500 مکانوں/ڈھانچوں کو توڑ کر اینٹ کے ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ اب کچھ مذہبی ڈھانچے بچے ہیں۔ اس تعلق سے پولیس کا کہنا ہے کہ انہیں احترام کے ساتھ ہٹایا جائے گا۔ احمد ا؟باد میونسپل کارپوریشن نے ناجائز تجاوزات کو ہٹا کر 2.5 لاکھ مربع میٹر زمین خالی کرائی۔ رپورٹ کے مطابق علاقے میں غیر قانونی تجاوزات کے خلاف بلڈوزر کارروائی دوسرے دن بھی جاری تھی، جہاں اب تک 99 فیصد غیر قانونی تعمیرات کو گرا دیا گیا ہے اور اب کچھ غیر قانونی مذہبی مقامات کو بھی گرانے کا عمل جاری تھا۔ متعلقہ حکام نے عوام سے افواہوں پر بھروسہ نہ کرنے کی اپیل کی ہے اور کہا ہے کہ تمام کارروائیاں عدالت کے حکم اور ضابطوں کے مطابق ہو رہی ہیں، ساتھ ہی متاثرہ افراد کو متبادل رہائش فراہم کرنے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

کسانوں کو زرعی مداخل مناسب قیمت پر دلانے کے لیے

ضلع میں 17 فلائنگ اسکواڈز مقرر

نا ندیڑ:21 مئی (ورق تازہ نیوز) ضلع میں خریف سیزن 2025 عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ اس موقع پر کسانوں کو اعلیٰ معیار کے بیج، کھادیں اور کیڑے مار ادویات مہیا ہوں، اس کے لیے بازار میں دستیاب بیج، کھاد اور کیڑے مار دوا فروخت کرنے والوں اور تیار کنندگان کی باقاعدگی سے جانچ کی جائے گی۔ اس مقصد کے لیے ناندیڑ ضلع میں ضلعی سطح پر ایک اور ہر تعلقہ سطح پر 16، اس طرح کل 17 فلائنگ اسکواڈز کی تشکیل کی گئی ہے۔ خریف سیزن کے دوران زرعی سروس سینٹر چلانے والے یا نجی ایجنٹوں کے ذریعے کسانوں کو غیر معیاری بیج، کھاد اور کیڑے مار ادویات فروخت کیے جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس لیے محکمہ زراعت کی جانب سے زرعی مراکز کی باقاعدگی سے تفتیش کی جاتی ہے۔ تمام مداخل کی مناسب تقسیم، عمدہ معیار کے زرعی مداخل کسانوں کو حاصل ہوں اور انہیں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو، اس مقصد کے لیے یہ فلائنگ اسکواڈز کام کریں گے۔ اگر زرعی مداخل کی فروخت میں کوئی بے ضابطگی، ذخیرہ اندوزی، یا زیادہ قیمت پر فروخت جیسی باتیں سامنے آئیں، تو متعلقہ تیار کنندگان یا فروخت کنندگان کے لائسنس معطل یا منسوخ کر دیے جائیں گے۔ اگر بے ضابطگی سنگین نوعیت کی ہو یا جعلی بیج، کھاد یا کیڑے مار ادویات فروخت کی جا رہی ہوں، تو فلائنگ اسکواڈ کی جانب سے فوجداری مقدمات درج کیے جائیں گے۔ تعلقہ سطح کے اسکواڈ میں تعلقہ زرعی افسر، پنچایت سمیتی کے زرعی افسر، ناپ تول انسپکٹر اور منڈل زرعی افسر شامل کیے گئے ہیں۔ ضلع سطح کے اسکواڈ میں زرعی ترقیاتی افسر، ضلع پریشد ناندیڑ، مہم افسر، ڈپٹی ڈویژنل زرعی افسر، کوالٹی کنٹرول انسپکٹر، اور ناپ تول انسپکٹر شامل ہیں۔ گزشتہ سال ناندیڑ ضلع میں جعلی کھاد فروخت کیے جانے پر محکمہ زراعت نے 3 فوجداری مقدمات درج کیے تھے، جب کہ رواں سال اب تک ہمایت نگر میں ایک فوجداری مقدمہ درج ہوا ہے۔ بیج کی غیر مجاز فروخت پر ایک بیج تیار کنندہ پر مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ غیر مصدقہ بیج فروخت کرنے پر تیار کنندگان اور زرعی سروس سینٹر چلانے والوں کے خلاف 32 عدالتی مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ آنے والے خریف سیزن میں بھی مہم کے تحت رینڈم بنیاد پر بیج، کھاد، کیڑے مار دوا فروخت کرنے والوں اور تیار کنندگان کی جانچ کی جائے گی۔ اگر کوئی بے قاعدگی پائی گئی، تو ان کا لائسنس معطل یا منسوخ کیا جائے گا۔ لہٰذا کوئی بھی زرعی مداخل فروخت کنندہ جعلسازی، ذخیرہ اندوزی، زیادہ نرخوں پر فروخت یا جعلی بیج و کھاد کی فروخت نہ کرے۔ بصورت دیگر قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اگر کسانوں کو مداخل خریدتے وقت کوئی پریشانی ہو یا فروخت کنندگان انہیں تنگ کر رہے ہوں، تو فوری طور پر تعلقہ زرعی افسر یا پنچایت سمیتی کے زرعی افسر سے رابطہ کریں، ایسی اپیل ضلع کے سپرنٹنڈنٹ زرعی افسر ڈی آر کلسات نے کی ہے

گلوکارہ نیہا سنگھ راٹھور کے خلاف 'ہنومان سینا' نے وارانسی میں درج کرائی ایف آئی آر، مودی کے خلاف نازیبا تبصرہ کا الزام

بہار کی لوک گلوکارہ نیہا سنگھ راٹھور ایک بار پھر مشکل میں پھنستی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔ وارانسی کے لنکا تھانہ میں نیہا سنگھ راٹھور کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ہنومان سینا (سماجی تنظیم) کے صدر سدھیر سنگھ نے لوک گلوکارہ کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی ہے۔ نیہا سنگھ پر اپنی ویڈیو میں وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف نازیبا تبصرہ کرنے کا الزام ہے۔ نیہا سنگھ راٹھور پر الزام ہے کہ وارانسی کے رکن پارلیمنٹ اور ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی کے بارے میں انہوں نے توہین آمیز ویڈیو بنائی ہے۔ ساتھ ہی ویڈیو میں وزیر اعظم کے خلاف تضحیک آمیز الفاظ بھی استعمال کیے گئے ہیں۔ ان پر یہ بھی الزام ہے کہ وہ ایسی ویڈیو بنا کر پاکستان میں وائرل کر رہی ہیں۔ شکایت کنندہ نے کہا کہ "بہار کی لوک گلوکارہ نیہا سنگھ راٹھور مسلسل وزیر اعظم مودی کے خلاف تضحیک آمیز ویڈیو بنا رہی ہیں، جو نہ صرف وارانسی کے عوام بلکہ پورے ملک کی توہین ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ نیہا سنگھ راٹھور اس ویڈیو کو پاکستان میں وائرل کر رہی ہیں جو کہ غداری کے زمرے میں آتا ہے۔ شکایت کنندہ کے مطابق وزیر اعظم مودی کے خلاف لوک گلوکارہ کی بنائی گئی ویڈیو اس وقت پاکستان کی میڈیا اور ٹی وی پر مسلسل نشر کی جا رہی ہے۔ شکایت کنندہ نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان میں رہنے والے غدار بھی نیہا سنگھ راٹھور کی مالی مدد کر کے ان کی ویڈیو کو مسلسل وائرل کر رہے ہیں۔ شکایت کرنے والے نے اپیل کی ہے کہ غدار نیہا سنگھ راٹھور کے خلاف غداری جیسی سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں جموں و کشمیر کے پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملہ پر بھی نیہا سنگھ راٹھور نے ایک ویڈیو بنایا تھا۔ اس ویڈیو کی وجہ سے لکھنو؟ کے حضرت گنج تھانہ میں غداری؟ وطن اور آئی ٹی ایکٹ کے تحت ان کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔

گوگل کا اے آئی انقلاب: بیم اور اے آئی موڈ نے بدل دیا انٹرنیٹ کا چہرہ

نیویارک:21/مئی (ایجنسیز) گوگل نے اپنی سالانہ ڈویلپرز کانفرنس گوگل آئی/او 2025 کے دوران دو اہم اور انقلابی فیچرز متعارف کروائے ہیں، ایک طرف سرچ انجن کے لیے نیا 'اے آئی موڈ'، تو دوسری جانب ویڈیو کالنگ کے لیے 3 ڈی تجربے والا بیم۔ ان دونوں اقدامات کا مقصد صارفین کے ڈیجیٹل تعامل کو مزید فطری اور مو؟ثر بنانا ہے۔ گوگل نے امریکہ میں 'اے آئی موڈ' نامی نئی فیچر متعارف کرائی ہے، جو سرچ انجن کے استعمال کو کسی ماہر سے گفتگو کے تجربے میں بدل دیتی ہے۔ اس موڈ کے تحت صارفین پیچیدہ سوالات کر سکتے ہیں اور گوگل کا نیا ماڈل 'جیمینی 2.5' ان کا تفصیلی اور مربوط جواب دیتا ہے۔ گوگل کا کہنا ہے کہ اب تقریباً ڈیڑھ ارب صارفین 'اے آئی اوورویوز' کا استعمال کر رہے ہیں، جس کی وجہ سے سرچ انجن کا روایتی ویب لنک ماڈل پیچھے ہوتا جا رہا ہے۔ گوگل کا دعویٰ ہے کہ اے آئی اوورویوز سے صارفین کو زیادہ پیچیدہ اور مفصل معلومات آسانی سے مل رہی ہیں، تاہم کچھ تجزیاتی اداروں جیسے 'برائٹ ایج' کا ماننا ہے کہ اس کا ویب ٹریفک پر منفی اثر بھی پڑا ہے۔

بیم: ویڈیو کالنگ میں نیا انقلاب: گوگل نے اپنے پرانے پروجیکٹ 'اسٹار لائن' کو نئے نام 'بیم' کے تحت دوبارہ پیش کیا ہے۔ یہ نیا پلیٹ فارم ویڈیو کالنگ کو 2 ڈی سے 3 ڈی میں بدل کر حقیقت سے قریب تر بناتا ہے۔ بیم کا مقصد زیادہ قدرتی، آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات چیت جیسے تجربے کو ممکن بنانا ہے، جو خاص طور پر کاروباری اور ادارہ جاتی صارفین کے لیے مفید ہوگا۔ اس میں گوگل کی کلاو؟ڈ اور اے آئی ٹیکنالوجی کو مو؟ثر طریقے سے استعمال کیا گیا ہے۔ پہلی بار 2021 میں پیش کیے گئے پروجیکٹ اسٹار لائن کا مقصد یہی تھا کہ کال کے دوران سامنے والا شخص حقیقی قد و قامت اور حرکات کے ساتھ نظر آئے۔ تاہم، یہ ٹیکنالوجی عام صارفین تک مکمل طور پر نہیں پہنچ سکی۔ اب گوگل نے اسے بیم کے تحت بہتر کر کے پھر سے لانچ کیا ہے۔ گوگل جلد ہی ایسے فیچرز کا تجربہ بھی شروع کرے گا جن کے ذریعے صارفین لائیو ویڈیو کے ذریعے سرچ کر سکیں گے، یا خودکار طریقے سے کنسرٹ جیسے ایونٹس کے ٹکٹ خرید سکیں گے۔ گوگل کے سی ای او، سندر پچائی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ، "ہم ایک ایسے مرحلے میں داخل ہو چکے ہیں جہاں دہائیوں کی محنت اب دنیا بھر کے لوگوں کے لیے حقیقی تجربات میں تبدیل ہو رہی ہے۔

ممبئی نے دہلی کو شکست دے کر 'پلے آف' میں بنائی جگہ، دہلی کو دکھایا باہر کا راستہ

ممبئی: آئی پی ایل 2025 کو آج اپنا چوتھا اور آخری کوالیفائر بھی ممبئی انڈینس کی شکل میں مل گیا۔ ممبئی انڈینس اور دہلی کیپٹلس کے درمیان آج دلچسپ مقابلے کی امید کی جا رہی تھی، کیونکہ دونوں ہی ٹیموں کے لیے یہ اہم میچ تھا۔ ایک طرف ممبئی یہ میچ جیت کر 16 پوائنٹس تک پہنچنا چاہ رہی تھی تاکہ پلے آف میں جگہ بنا سکے، اور دوسری طرف دہلی کو پلے آف کی ریس میں بنے رہنے کے لیے یہ میچ جیتنا ضروری تھا، کیونکہ اس طرح وہ 15 پوائنٹس پر پہنچ جاتی اور پھر اپنا آخری میچ پنجاب سے جیت کر 17 پوائنٹس کے ساتھ پلے آف میں داخل ہو جاتی۔ لیکن میچ پوری طرح سے یکطرفہ ثابت ہوا اور ممبئی نے 59 رنوں سے جیت حاصل کر پلے آف میں جگہ بنالی۔ اس کے ساتھ ہی دہلی پلے آف کی ریس سے باہر ہو گئی۔ پلے آف میں پہنچنے والی 4 ٹیمیں گجرات، بنگلورو، پنجاب اور ممبئی ہیں۔ آج ٹاس دہلی کے کپتان فاف ڈوپلیسس نے جیتا تھا اور پہلے گیند بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ ممبئی کی شروعات بہت اچھی نہیں رہی، کیونکہ مشکل نظر آ رہی پچ پر ہاردک پانڈیا کی کپتانی والی ٹیم کے 3 وکٹ 58 رن پر ہی گر گئے تھے۔ روہت شرما (5 رن) کچھ خاص نہیں کر سکے اور وِل جیکس (21 رن) نے سلامی بلے باز ریان ریکلٹن (25 رن) کے ساتھ اننگ کو تیزی سے آگے بڑھانے کی کوشش کی، لیکن وہ بہت دیر تک میدان میں ٹک نہیں سکے۔ سوریہ کمار یادو اور تلک ورما نے 55 رنوں کی شراکت داری ضرور کی، لیکن اس کے لیے انھوں نے 49 گیندیں لیں۔ تلک ورما 27 گیندوں پر 27 رن بنا کر آو؟ٹ ہوئے، اور پھر کپتان پانڈیا تو محض 3 رن ہی بنا سکے۔ ممبئی 150 رنوں تک بھی پہنچتی ہوئی دکھائی نہیں دے رہی تھی، لیکن آخر کے 2 اووروں میں سوریہ کمار یادو اور نمن دھیر نے طوفانی بلے بازی کا مظاہرہ کیا اور ٹیم کو 180 کے اسکور تک پہنچا دیا۔ آخر کے 2 اووروں میں دونوں نے مل کر 48 رن بنائے۔ سوریہ کمار یادو نے 43 گیندوں پر ناٹ آو؟ٹ 73 رن اور نمن دھیر نے محض 8 گیندوں پر 24 رن بنائے۔

ضرورت ہے

ملٹی سروس میں 1 آفس بوائے کی ضرورت ہے۔ جسے کمپیوٹر چلانا آنا چاہیے۔ مناسب تنخواہ دی جائے گی۔

پتہ: دیگلور ناکہ ناندیڑ

9503571816

8686737314

ٹی سی گم گئی

میری انم فاطمہ بنت مقیت احمد کی بارہویں جماعت کی مدینۃ العلوم جونیئر کالج ناندیڑ کی ٹی سی آٹو رکشہ میں دیگلور ناکہ تا ریلوے اسٹیشن سفر کے دوران کہیں گم ہو گئی ہے۔ جس کسی صاحب کو ٹی سی ملے وہ حسب ذیل پتہ پر لا کر دیں مناسب انعام سے نوازا جائے گا۔

انم فاطمہ بنت مقیت احمد

محسن کالونی دیگلور ناکہ ناندیڑ

8983138767

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔